UNIVERSAL
LIBRARY
OU_226250
UNIVERSAL
LIBRARY

TEXT LIGHT
WITHIN THE BOOK
ONLY

یا ایہا الذین آمنوا کتب علیکم الصیام

ہذا الرسالہ دینیہ مسمی بہ نصرت اہل اسلام مؤلفہ مولانا مولوی محمد قطب الدین حسین صاحب ادام اللہ ایامہ الترتیب فی

[illegible]

الصیام

باہتمام تمام و انتظام مالا کلام منشی محمد لطف علی خان سہیل گلشن آبادی حال وارد حیدرآباد دکن

در مطبع سہیل دکن ۔ ۔ ۔ طبع یافت

قیمت مجلد

حق تالیف محفوظ ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد و شکر اوس خدا کو سزاوار ہی جسنے ہمکو دین اسلام کی راہ راست پر چلایا اور بذریعہ روزہ نماز
وانواع عبادت کے جنّات ونعیم اور کیسے کیسے اجر آخرت کے موعود فرمایا اور تحفۂ درود نامحدود
ہدیۂ ذات بابرکات حضرت سید المرسلین خاتم النبیّین ہے جسنے چراغ ہدایت کا عالم ظلمانی
مین روشن کیا اور بانوار تجلّیات شرع شریف کے اس ظلمتکدۂ خاک کو زینت دیا و تحیّات بنجابات
ارمغان آل واصحاب ہین جو ستارے دین نبوی و نجوم شریعت مصطفوی ہین صلی اللہ علیہ
وعلی آلہ واصحابہ اجمعین الی یوم الدین **امابعد** بعض احباب مدت سے اس امر کے
طلبگار تھے کہ ایک رسالہ بزبان اردو ایسا حاوی مسایل صیام مین تحریر ہو جس سے خاص وعام
فیضیاب ہون اور روزون کے امور روزمرہ مین احتیاج سوال کی نہ رہے ایسے کامیاب
ہون کیونکہ اگرچہ علماے کرام و فضلاے عظام نے بہت سی جہد بلیغ کی ہے لیکن خاص
لوگ بسبب زبان عربی کے مستفیض ہین اور عام لوگ محروم و ناکام ہین درنداہ جمہور مسلمین
کے واسطے مستدعی فیض عام ہین الا بسبب کثرت موانع وعوائق کی فرصت نہ تہی کہ ادہر

انجاح مرام مین مصروف ہوتا اور ایک مختصر کتاب اردو زبان مین تحریر کرتا کہ اس اثنا مین
ماہ شعبان آگیا اور بسبب قرب ماہ صیام کے ان بزرگوار و نکو ولولہ سا آگیا اور بہت مصر ہوے
کہ اردو زبان مین ایک رسالہ ایسا جامع مسائل صیام تالیف کیا جاوے جسمین حتی الوسع
کوئی مسئلہ مفتی بہ فرو گذاشت نہ ہونے پاوے لہذا باوجود ہجوم افکار و ترددات بتقاضا بہت
عجلت کے ساتھہ ایک رسالہ کتب معتبرہ سے مثل ہدایہ و شرح وقایہ و بحر الرائق و
نہر الفائق و در المختار و کنز الدقایق و مستخلص و بدایع و فتاوے سراجیہ و قاضی خان
و فتاوی عالمگیری و زیلعی و فصول العمادی و ذخیرہ و محیط وغیرہ کے منتخب کیا اور ایک
مسئلہ مفتی بہ جسپر علما نے فتوے دیا ہی اونمین سے علحدہ کرکے اس رسالے مین سند کیا
اور اوسکا نام آداب الصیام رکہا امید ذات حضرت مجیب الدعوات سے یہ ہی
کہ اس رسالے کو خلعت قبول کا عطا فرماے اور ہر خاص و عام کو اس سے کامیاب و بہرہ مند
اور مؤلف محمد مشہور بہ قطب الدین حسن ابن مولانا غلام یحیی ابن مولانا غلام دوست
ابن مولانا محمد حسن لکہنوی کو شاب و ماجور روز جزا فرماے +

روزہ کا بیان

روزہ اوسکو کہتے ہین کہ کھانا اور پینا اور جماع اللہ کے واسطے چھوڑ دیا جاوے۔ روزہ کی
تین قسمین ہین فرض و واجب و نفل۔ فرض روزہ رمضان اور روزہ قضا
روزہ رمضان کا اور روزہ کفارون کا ہے اور واجب روزہ نذر کا ہے اور باقی روزہ نفل ہین

چاند رمضان کا مسئلہ ۱۴

مسئلہ جب چاند رمضان کا دیکھا جاوے۔ اور اگر نہ دیکھا جاوے تو جب تیس روز
شعبان کے پورے ہو جاوین تو روزہ رمضان کا فرض ہو جائیگا مسئلہ اگر قبل … چاند

دیکھا جاوے تو وہ چاند اوسدن کے پیشتر کی رات کا نہ ہوگا وہ آیندہ کی رات کا ہوگا مثلاً جمعرات کو
قبل یا بعد دوپہر کے چاند نظر آیا تو وہ جمعرات کی شب کا چاند نہ سمجھا جائیگا وہ جمعہ کی رات کا سمجھا جائیگا
اور جمعہ کو پہلی تاریخ ہوگی اور عید کے چاند کا بھی یہی حکم ہے **مسئلہ** ۳ نجومیوں کی خبر درباب چاند رمضان کے
غیر معتبر ہے اور دوح کا حساب بھی غیر معتبر ہے **مسئلہ** ۴ اگر انتیسوین شعبان کو مطلع صاف نہو اور
ایک شخص چاند دیکھنے کی گواہی دے تو وہ گواہی شرعاً قبول ہوگی بشرطیکہ مسلمان ہو اور عقل بھی
اوسکی درست ہو اور بالغ بھی ہو چکا ہے حر ہو یا غلام و لونڈی مرد ہو یا عورت لیکن یہ ضرور ہے
کہ عادل ہو۔ کافر و مجنون و نابالغ کی گواہی معتبر نہین ہے **مسئلہ** ۵ محدود فی القذف یعنی جسپر
تہمت کی حد ماری گئی ہو اوسکی گواہی قبول ہوگی بشرطیکہ اوسنے توبہ کی ہو **مسئلہ** ۶
گواہی پر گواہی شرعاً مقبول ہے اگر کوئی مسلمان عاقل بالغ عادل یون گواہی دے کہ
میرے سامنے فلان ایک شخص نے اپنی آنکھ سے چاند دیکھنے کی گواہی دی ہے یا
غلام یا عورت اسطرح گواہی دے کہ میرے سامنے فلان غلام یا عورت نے اپنی آنکھ
سے چاند دیکھنے کی گواہی دی ہے تو یہ گواہیان بھی اسباب مین جائز ہے **مسئلہ** ۷
چاند دیکھنے کے واسطے کسی مدعی کا ہونا یا دعوے کرنا یا حاکم کا حکم دینا ضرور نہین ہے
اگر کوئی دعوے نہ کرے اور نہ حکم حاکم دیوے مگر کوئی شخص گواہی ایک مسلمان عادل
عاقل بالغ کی بحضور حاکم سن لیوے تو سننے والے پر روزہ واجب ہو جائیگا **مسئلہ** ۸ رمضان
کے چاند دیکھنے کی گواہ سے یہ پوچھنا ضرور نہین ہے کہ تو نے کہان اور کسطرح چاند دیکھا
الا بعضون کی رائے یہ ہے کہ پوچھا جاوے اگر گواہ یہ کہے کہ مینے باہر شہر کے یا شہر مین بدلی
کے بیچمین دیکھا ہے تو گواہی مقبول ہوگی نہین تو نامقبول ہوگی لیکن اس قول پر فتوے
نہین ہے **مسئلہ** ۹ اگر قاضی یا امام خود چاند دیکھے تو اوسکو اختیار ہے کہ روزہ رکھنے کا حکم
دیوے یا اور کسیکی گواہی لیکر حکم دیوے **مسئلہ** ۱۰ ہر مسلمان عاقل بالغ عادل پر واجب ہے کہ
اوسی شب کو گواہی دے مرد ہو یا عورت حر ہو یا غلام و لونڈی حتی کہ اگر لونڈی پردہ نشین ہو

تو بغیر حکم اپنے آقا کے اوسکو نکلکر گواہی دینا چاہیے بلکہ فاسق پر بھی واجب ہی کہ اگر چاند دیکھا ہو تو گواہی دے اسواسطے کہ قاضی کو اوسکی گواہی قبول کرنیکا بھی اختیار ہی مسئلہ اگر کوئی سواد شہر مین چاند دیکھے تو اوس مسجد مین اگر گواہی دے جو اوس سے قریب ہو پس اگر وہ عادل ہو اور وہان کوئی حاکم نہ ہو تو مسلمان لوگ اوسکی گواہی پر روزہ رکھین مسئلہ اگر اونتیسوین شعبان کو رمضان کا چاند دیکھنے کی چند اشخاص دوسرے شہر سے اگر اسطرح پر گواہی دین کہ فلان دن تمنے روزہ رکھا ہی یعنے بعد تیس دن شعبان کے اوس سے ایکدن پہلے ہم نے چاند دیکھا ہی یعنے تمنے شعبان کو پورا تیس دن کا لے کر بعد اوسکے رمضان کا روزہ رکھا ہے اور ہمنے اونتیس شعبان کو چاند رمضان کا دیکھا ہی تو ایسی گواہی قبول ہوگی الا اگر اوسی شہر کے لوگ ایسی گواہی دین تو قبول نہ ہونا چاہیے مسئلہ اگر فاسق کی گواہی یا اور کسی ایک شخص کی گواہی پر امام روزہ رکھنے کا حکم دیوے اور خود وہ گواہ یا اور کوئی مسلمان روزہ نہ رکھے بلکہ توڑ ڈالے تو اوسپر قضا و کفارہ دونون واجب ہونگے مسئلہ اگر اونتیسوین شعبان کو مطلع صاف ہو تو روزہ رکھنے کے واسطے گواہی اتنے لوگونکی ضرور ہے کہ اوسپر قاضی کو یقین ہو سکے اور یہی حکم ہر چاند کا ہے +

شرایط فرضیت صوم مسئلہ

مسئلہ تین شرطین جبین ہونگی اوسپر روزہ رمضان کا فرض ہوگا۔ اوّل یہ کہ مسلمان ہو۔ دوسرے یہ کہ عاقل ہو۔ تیسرے یہ کہ بالغ ہو۔ کافر اور مجنون اور نابالغ پر روزۂ رمضان فرض نہین مسئلہ اگر کافر دار الحرب مین مسلمان ہوا تو اگر بعد رمضان کے اوسکو روزہ فرض ہونیکا حال معلوم ہوا تو اوسپر قضا واجب نہین اور اگر اثنائے رمضان مین اوسکو روزہ فرض ہونیکا حال معلوم ہوا تو اوسکا وہی حکم ہے جو مجنون کا ہی اور آگے مفصل بیان ہوگا۔ اور اگر دار الاسلام مین مسلمان ہوا تو اوسپر قضا واجب ہوگی خواہ اوسکو روزہ فرض ہونیکا حال قبل رمضان معلوم ہوا ہو یا بعد رمضان کے اور

اگر قبل زوال یعنے دوپہر ڈھلنے کے مسلمان ہوا اور کچھہ نہ کھایا اور روزہ نفل رکھا تو نہین جائز ہی لیکن نابالغ اگر قبل زوال کے بالغ ہوگیا اور کچھہ نہین کھایا اور روزہ نفل کا رکھا تو جائز ہے مسئلہ نابالغ کو اگر قوت یاری دے اور اوسکے بدنکو احتمال ضرر کا نہ ہو تو اوسکو روزہ رکھنا چاہیے۔ لیکن اگر وہ روزہ نہ رکھے تو اوسپر قضا واجب نہین ہے۔

کس حالت مین روزہ فرض ہوتا ہے مسئلہ

مسئلہ روزہ رمضان کا اوس حالت مین فرض ہوتا ہی جب صحیح وتندرست ہو مریض نہ ہو مقیم ہو سفر مین نہ ہو +

شرائط صحت صیام مسئلہ ا

مسئلہ اگر دو شرطین پائی جاوین تو روزہ صحیح ودرست ہوگا نہین تو نادرست ہی ایک نیت کرنا دوسرے پاک ہونا عورت کا حیض ونفاس سے حیض وہ ہے جو عورتونکو مہینوین دن خون آتا ہے۔ اور نفاس وہ ہی جو عورتونکو بعد پیدا ہونے لڑکیلے خون آتا ہے +

نیت روزے کی مسئلہ

مسئلہ نیت یہی ہے کہ اپنے دلمین ٹھیرالیوے کہ روزہ رکھین گے زبان سی لفظاً نیت کی مثلاً بصوم غدٍ نویت کہنا ضرور نہین ہی لیکن سنت ہی مسئلہ سحری کھانے نیت ہو جاتی ہی اگرچہ لفظاً نیت کی نہ کرے اور سحری کھائے تو روزے کے درست ہونے کیلئے اسقدر کافی ہے الا اگر کوئی شخص سحری اس نیت سے کہائے کہ کل روزہ نہ رکھین گے تو البتہ سحری کھانا بجائے نیت کے نہوگا مسئلہ رمضان مین ہر روزے کے واسطے جدا جدا نیت کرنی چاہیے مسئلہ اگر کسینے رات کو نیت روزے کی کی اور قبل صبح کے اوسکی نیت بدل گئی تو وہ دن روزے مین

شمار نہ ہوگا اور علاوہ روزہ رمضان کے سب قسم کے روزون کا بہی یہی حکم ہے مسئلہ ۵ اگر کسینے کہا نَوَیْتُ اِنْ اَصُوْمَ غَدًا اِنْشَاءَ اللّٰہُ تعالیٰ نیت کرتا ہون کہ کل روزہ رکھونگا انشاء اللہ تعالیٰ تو نیت ہوگئی الا اگر اوسکا یہ مطلب ہو کہ اگر کل ضیافت ہوگی تو روزہ نہ رکھونگا نہیں تو روزہ رکھونگا تو البتہ اوس کہنے سے نیت نہ ہوگی مسئلہ ۶ اگر کسینے پہلی تاریخ رمضان کو نہ تو نیت روزہ کی کی اور نہ افطار کی اور اوسکو یہ معلوم ہے کہ رمضان کا چاند ہوگیا تو روزہ اوسکا نہ ہوگا قضا اوسکی واجب ہوگی مسئلہ ۷ اگر کسینے افطار کی نیت کی اور کچہہ نہ کھایا اور نہ پیا اور نہ جماع کیا تو روزہ اوسکا درست ہوگا

نیت کا وقت مسئلہ ۱

مسئلہ ۱ نیت روزے کا وقت بعد پہلے دن کے غروب آفتاب سے روزے کے دن کے دوپہر تک ہے مسئلہ ۲ اگر کوئی قبل غروب آفتاب کے نیت کرے اور بعدہ سو جاوے یا بیہوش ہوجاوے یا دوبارہ نیت کرنا بھول جائے اور دوپہر ڈھلجاوے تو روزہ درست نہین ہوگا ہان اگر دوپہر سے قبل دوبارہ نیت کرلے تو درست ہوگا مسئلہ ۳ اگر روزہ رمضان کے واسطے خاص اوسی روزہ رمضان کی نیت کرے یا مطلق روزے کی نیت کرے اسطرح کہ روزہ رکھونگا اور روزہ کا نام نہ لیوے کہ کونسا روزہ رکھیگا یا روزہ نفل کی نیت کرے تینون صورتون مین روزہ رمضان کا اوس نیت سے ہوجاویگا۔ اور روزہ نذر معین کا بہی خاص اوسی روزے نذر معین کی نیت سے اور مطلق روزے کی نیت سے اور نفل کے روزے کی نیت سے درست ہوجاتا ہے علی ہذا القیاس روزہ نفل کا خاص اوس نفل کے روزے کی نیت سے اور مطلق روزے کی نیت اور نفل کے روزے کی نیت سے درست ہوجاتا ہے اور ان تینون قسم کے روزون کی نیت کے واسطے وہی وقت ہے جو مذکور ہوا اور مریض و صحیح اور مسافر اور مقیم مین کچہہ فرق نہین ہے الا افضل یہ ہے کہ نیت مین اوس روزے کا خاص نام لیوے جو روزہ رکہنا منظور ہو اور یہ بہی افضل ہے کہ رات کو نیت کیجاوے اگرچہ دنکو دوپہر تک بہی درست ہے مسئلہ ۴ دن کو دوپہر

نیت جب درست ہوگی کہ نیت کے پہلے اوّل طلوع صبح صادق سے کچھہ کھایا پیا نہ ہو اور
جماع بھی نہ کیا ہو اور اگر عمداً یعنی جان بوجھکر یا سہواً یعنے بھول کر کھا لیا ہو یا پی لیا یا جماع کیا ہو
تو پھر نیت درست نہین ہے مسئلہ ۵ جب دنکو نیت کرے تو یون کہے کہ اوّل طلوع
صبح صادق سے شام تک روزہ دار ہون نہ یون کہ وقت نیت سے روزہ دار ہون کہ اس صورت
مین روزہ درست نہ ہوگا مسئلہ ۶ اگر کوئی رمضان کی رات یا دن کو مجنون یا بیہوش ہو گیا
اور قبل دوپہر کے ہوش مین آجاوے یا اگر کوئی مرتد ہو گیا ہو اور قبل دوپہر کے مسلمان ہو جائے
اور نیت روزے کی کرلے تو روزہ ہو جائیگا مسئلہ ۷ اگر کوئی رمضان مین دوسرے واجب
کی نیت کرے تو وہ رمضان کا اوس نیت سے ہو جائیگا چاہے وہ مسافر ہو یا مقیم صحیح ہو یا مریض
مسئلہ ۸ اگر کوئی نذر معین کے روزے مین دوسرے روزے واجب کی نیت کرے
تو وہ روزہ اوس دوسرے واجب کا ہوگا اور روز نذر معین کی قضا واجب ہوگی مسئلہ ۹ قضا
و کفارے کے روزے کے واسطے نیت خاص اوسی روزے کی رات کے وقت کرنا ضرور ہے
اور اگر کوئی قضا یا کفارہ کے روزے کی نیت رات کو نہ کرے یا خاص اوس روزے کی
نیت نہ کرے تو وہ روزہ ادا نہ ہوگا مسئلہ ۱۰ اگر کسی نے بعد طلوع فجر کے نیت قضا کی کی اور
روزہ قضا کا اوس نیت سے درست نہ ہوا تو وہ روزہ نفل ہوگا لیکن اگر افطار کر ڈالے گا
تو قضا اوسکی واجب ہوگی مسئلہ ۱۱ اگر کسی نے دار الحرب مین رمضان کے روزے کئی برس تک
قبل رمضان کے رکھے تو پہلے سال کے روزے تو بالکل نادرست ہین اور دوسرے سال
کے روزے پہلے سال کے روزونکی قضا مین محسوب ہو سکتے ہین اور تیسرے سال کے روزے
دوسرے سال کی روزون کی قضا مین شمار ہو سکتے ہین اگر اوسنے مطلق رمضان کے روزون
کی نیت کی ہو لیکن اگر اوسنے نیت ہمیشہ خاص کی ہو یعنے نیت یون کی ہو کہ اس سال
کے رمضان کے روزون کی نیت کرتا ہون تو کسی رمضان کے روزے کسی دوسرے
رمضان کے روزون کی قضا مین محسوب نہین ہونگے۔ مسئلہ ۱۲ اگر کسی پر رمضان کے

دو روزون کی قضا واجب ہو تو اولی یہ ہی کہ نیت مین پہلے دن کے روزے کی قضا کو خاص کر لے اور اگر خاص نہ کرے تب بہی کچہہ مضائقہ نہین علے ہذا القیاس اگر دو سیر دو رمضانونکے دو روزون کی قضا واجب ہو تو اولی یہ ہی کہ نیت مین پہلے رمضان کے روزے کی قضا کو خاص کر لیوے اور اگر خاص نکرے تب بھی کچہہ مضائقہ نہین مسئلہ ۱۳ اگر کوئی جان بوجھکر روزہ رمضان کا توڑ ڈالے اور قضا اور کفارہ کے واسطے اکسٹھہ روزے بدون تفصیل قضا و کفارہ کے رکھے یعنی یون خاص نہ کرے کہ کون روزہ قضا ہی اور کون کفارہ کے روزے ہین تو بھی جائز ہی۔ مسئلہ ۱۴ اگر کوئی ایک دن دو روزون کی نیت کرے اگر دونون برابر درجہ کے ہون مثلاً دونون فرض ہون تو دونون کی نیت ناجائز ہی اور اگر ایک اون دونون مین بڑے درجے کا ہو اور ایک چھوٹے درجہ کا ہو مثلاً ایک فرض ہی اور دوسرا واجب تو نیت بڑے درجہ کے روزہ کی ہوجاویگی۔ مثلاً اس صورت مین فرض کی نیت ہوجاوے گی واجب کی نیت فضول ہوگی۔ مسئلہ ۱۵ اگر قضاے رمضان اور نذر کی نیت ہو تو روزہ قضا کا اوس نیت سے ہوگا اور اگر رات یا دن کو نذر معین و نفل کی نیت ہو یا رات کو نذر معین و کفارے کی نیت ہو تو روزہ نذر کا درست ہوگا۔ اور اگر قضاے رمضان اور کفارہ اظہار کی نیت ہو تو روزہ قضا کا درست ہوگا۔ اور اگر قضاے رمضان و نفل کی نیت ہو تو روزہ قضا کا ہوجائیگا اور اگر کفارہ ظہار و کفارہ قتل کی نیت ہو یا قضاے رمضان و کفارہ قتل کی نیت ہو تو دونونکے روزے نہ ہونگے وہ روزہ نفل کا ہوگا۔ اور اگر کفارہ اور نفل کی نیت ہو تو روزہ کفارہ کا ہوگا۔ اگر قضا و کفارہ یمین کی نیت ہو تو دونون روزے نہ ہونگے بلکہ یہ روزہ نفل ہوگا۔ مسئلہ ۱۶ اگر حیض والی عورت نے رات کو قبل بند ہونے خون حیض کے نیت کی ہو لیکن قبل صبح کے خون حیض کا بند ہوگیا ہو تو نیت درست ہوگی۔ مسئلہ ۱۷ اگر کسی نے قضاے رمضان کی نیت بعد پیدا ہونے روشنی صبح کے کی ہو تو وہ روزہ نفل ہوگا لیکن اگر وہ روزہ توڑ ڈالے گا تو قضا اوسکی واجب ہوگی۔

سبب فرض ہونے روزے کا مسئلہ

مسئلہ ۱ روزہ رمضان کے فرض ہونیکا سبب ہر دن کا شروع ہی یعنے جب آسمان پر سفیدی پھیلنے لگے تب روزہ واجب ہوتا ہی مسئلہ ۲ اگر چاندرات کو مجنون ہوش مین تھا اور صبح ہوتے ہی پھر مجنون ہوگیا اور رمضان بھر مجنون رہا تو اوسپر روزہ فرض نہین ہی اور اوسکی قضا واجب نہین علے ہذالقیاس اگر رمضان کی کسی رات کو مجنون تندرست ہوگیا اور پھر صبح ہوتے ہی مجنون ہوگیا تب بھی قضا واجب نہین ہے تندرست ہونا مجنون کا وہ ہی کہ بالکل آثار جنون کے جاتے رہین نہ یہ کہ بعض بعض وقت ہوش کی باتین کرے مسئلہ ۳ جسکو اول وقت صبح کے عذر مانع روزہ کا ہے یا وہ عذر ہے جس سے افطار جائز ہے مثلاً کوئی نابالغ درمیان دن کے بالغ ہوا یا کافر مسلمان ہوا یا مجنون اچھا ہوا یا حائضہ طاہر ہوئی - یا مسافر مقیم ہوا یا جسپر اول صبح کو روزہ واجب تہا مگر بعد اسکے اوسکو کوئی ایسا سبب لاحق ہوگیا کہ دنکو وہ روزے سے رہ نہین سکتا ہی مثلاً کسی روزہ دار یا غیر روزہ دار نے جان بوجھکر دنکو کھانا کھالیا یا یوم الشک کو اوسنے افطار کیا اور بعدہ اوسکو معلوم ہوا کہ وہ یوم الشک پہلی تاریخ رمضان کی ہے - یا رات سمجھکر سحری کھائی اور صبح نکلے یا جسنے آفتاب غروب سمجھکر افطار کیا بعدہ دن نکلا یا جسنے جبراً روزہ افطار کیا تو ان سب صورتون مین جسقدر دن باقی ہوا اوتنی دیر فاقہ کرنا واجب ہوگا لیکن وہ حکم مین روزے کے نہ ہوگا مسئلہ ۴ حیض والی یا نفاس والی عورت یا مریض یا مسافر کو فاقہ واجب نہین ہے مسئلہ ۵ حیض والی عورت کو کیونکر کھانا چاہیے ایک روایت مین یہ ہی کہ چھپکر کھانا چاہیے دوسری روایت مین یہ آیا ہے کہ اوسکو چھپکر کھانا ضرور نہین ہے لیکن مسافر یا مریض کو علانیہ کھانے مین کچھہ قباحت نہین ہے مسئلہ ۶ روزہ نفل جب شروع کیا گیا تو پھر اگر وہ اپنے اختیار سے یا بلا اختیار اسنے ٹوٹ جاوے اوسکی قضا واجب ہوگی مسئلہ ۷ اگر کسینے روزہ یا نماز واجب جانکر شروع کی بعدہ معلوم ہوا کہ اوسپر واجب نہ تہا یا کسینے روزہ کفارے کا شروع کیا بعدہ وہ غنی ہوگیا اور اوسنے فقیر کھلائے یا غلام آزاد کیا تو افضل یہ ہے کہ جو روزہ شروع ہوگیا اوسکو پورا کرے اور اگر توڑ ڈالیگا تو اوسکی قضا واجب نہ ہوگی -

وقت روزے کا مسئلہ

مسئلہ ۱ وقت روزہ کا جبسے صبح صادق طلوع ہونے لگے نہ جب سی بالکل روشنی پہیل جاوے آفتاب کے غروب ہونے تک ہی مسئلہ ۲ اگر کسینے یہ جانکر سحر کھائی کہ ابہی صبح نہین ہوئی حالانکہ صبح ہوگئی تہی یا اس گمان سے روزہ افطار کیا کہ آفتاب غروب ہوگیا حالانکہ غروب نہین ہوا تہا تو قضا واجب ہی کفارہ نہین مسئلہ ۳ اگر صبح ہونے یا نہ ہونے مین شک ہو تو بہتر یہ ہی کہ کھانا پینا چہوڑ دے اور اگر نہ چہوڑیگا تو روزہ درست ہوجاویگا الا اگر پیچہے کو معلوم ہوا یا اوسکی اپنی رائے غالب ہوئی یا اوسپر ظاہر ہوگیا کہ اوسوقت صبح طلوع ہوچکی تھی تو روزہ جاتا رہیگا اور قضا واجب ہوگی نہ کفارہ مسئلہ ۴ اگر دو آدمیون نے کہا کہ صبح ہوگئی اور دو اور آدمیون نے کہا کہ صبح نہین ہوئی اور روزہ دار نے سحری کہائی بعدہ اوسوقت صبح ہوجانا ظاہر ہوگیا تو قضا و کفارہ دونون واجب ہونگے اور اگر ایک آدمی نے کہا صبح ہوگئی اور ایک دوسرے آدمی نے کہا صبح نہین ہوئی اور اوسنے کہایا بعدہ معلوم ہوا کہ صبح ہوگئی تہی تو قضا اوسکی واجب ہی کفارہ نہین مسئلہ ۵ اگر روزہ دار نے اپنی جورو سے کہا کہ باہر جاکر دیکہہ کہ صبح ہوئی یا نہین اور وہ جاکر دیکہہ آئی اور کہا کہ ابہی نہین ہوئی تب اوسنے جماع کیا اور بعد اوسکے معلوم ہوا کہ صبح طلوع ہوچکی تہی تو قضا اوسپر واجب ہی کفارہ نہین اور اگر عورت نے صبح جانکر عمداً خلاف بیان کیا ہو تو اوسپر کفارہ بھی واجب ہوگا

مسئلہ ۶ اگر آفتاب کے غروب ہونے مین شک ہو تو افطار کرنا روزے کا درست نہین ہے اور اگر اوسنے حالت شک مین افطار کیا اور بعد اوسکے کچھہ معلوم نہین ہوا کہ اوسوقت غروب ہوچکا تہا یا نہین تو اوسپر قضا واجب ہوگی اور کفارہ واجب ہونے مین دونون روایتین ہین مگر فقیہ ابو جعفر کا یہ فتوے ہی کہ کفارہ بہی واجب ہی ۔ لیکن اگر پیچہے معلوم ہو کہ آفتاب غروب نہین ہوا تہا تو بالاتفاق قضا و کفارہ دونون واجب ہونگے ۔ اور اگر اوسکو ظن غالب ہو کہ آفتاب غروب نہین ہوا اور اوسی حالت مین اوسنے افطار کیا تب بہی دونون قضا و کفارہ واجب ہونگے

خواہ اوسکو یقیناً دن باقی رہنا ظاہر ہو جاوے یا نہین ۔ مسئلہ اگر دو آدمیون نے کہا کہ
آفتاب غروب ہوگیا اور دو آدمیون نے کہا کہ نہین غروب ہوا اور روزہ دار نے روزہ افطار کیا
بعدہ معلوم ہوا کہ آفتاب غروب نہین ہوا تہا تو قضا واجب ہوگی کفارہ نہین مسئلہ اگر کوئی ایسا
حالت مین کہ نہ خود صبح کا حال دریافت کرسکے اور نہ کوئی ایسا شخص موجود ہو جسکو وہ دکھلاسکے
تو تحری کرے یعنی اپنے دل مین ٹھہرالیوے اگر اوسکی راے اسبات پر غالب ہو کہ صبح ہوگئی تو سحری
نہ کھاوے اور اگر اوسکی راے غالب ہو کہ صبح نہین ہوئی تو کھاوے اور ایسی صورت مین افطار
بہی تحری سے جائز ہے مسئلہ اگر نوبت سحری کی اسقدر زور سے بجتی ہو کہ شہر کے سب اطراف
و جوانب کو اوسکی آواز پہونچتی ہو تو اوسکے اعتماد پر سحر کہانا جائز ہے مسئلہ اگر کسیکی آواز سحر کے
وقت سننے مین آتے ہو تو اگر وہ شخص عادل ہو تو اوسکے اعتماد پر سحری کہانا درست ہے اور اگر
اوسکا حال معلوم نہ ہو تو احتیاط کرنا چاہئے اور اوسکے اعتماد پر سحری کہانا نہ چاہئے مسئلہ
اگر مرغ کی آواز تجربہ متعدد مین ٹہیک اوتری ہو تو سحری کہانے کے واسطے اوسپر اعتماد کرنا جائز ہے

مکروہات و غیر مکروہات صیام مسئلہ ۴۲

مسئلہ کسی چیز کا چکہنا یا چبانا بے عذر کے مکروہ ہے اور عذر سے جائز ہے ۔ عذر یہ ہے
کہ مثلاً کوئی چیز لڑکے کو کہلاتا ہے اور لڑکا بدون چباے کہا نہین سکتا ہو اور کوئی بے روزہ
نہین ہے جو چبا کر کہلاے تو ناچار روزہ دار ان کو چبانا پڑیگا مسئلہ چکہنا کسی چیز کا
فرض مین مکروہ ہے نفل کے روزے مین نہین مسئلہ روزہ دار کو وقت خرید
شہد یا روغن کے اچہا برا پہچاننے کو چکہنا مکروہ ہے مگر بعض علما کے نزدیک اگر اوسکے
خریدنا ضرور ہو اور بدون چکہنے کے فریب کا احتمال ہو تو مضایقہ نہین مسئلہ
استنجا اور مضمضہ یعنے کلی و استنشاق یعنے ناک مین پانی ڈالنے مین بہت

مبالغہ کرنا یعنے دیر تک پانی زیادہ منہ یا ناک مین رکھنا۔ اور بدون وضو کے مضمضہ
یا استنشاق کرنا۔ اور غسل کرنا۔ اور سر پر پانی بہانا۔ اور پانی مین رہنا۔ اور کپڑہ تر
کرکے بدن پر رکھنا۔ اور تھوک منہ مین جمع کرکے نگلنا مکروہ ہے مسئلہ سواک تر
یا خشک دن یا رات کو کرنا درست ہی اور پانی مین بھگائی ہوئی مسواک کرنا امام ابی یوسف
کے نزدیک مکروہ لیکن مسواک ہری اور تر کرنا اونکے نزدیک بھی مکروہ نہین ہے مسئلہ
سرمہ لگانا اور داڑہی مونچھہ مین تیل لگانا روزہ دار و بے روزہ کو مکروہ ہے اور اگر زینت
کے واسطے نہو جائز ہے مسئلہ پچھنا لگانے یا فصد لینے سے اگر خوف ضعف کا ہو تو
روزہ دار کو مکروہ ہی اور اگر خوف ضعف کا نہ بھی ہو تو بہتر یہ ہے کہ قریب غروب آفتاب کے
فصد لے یا پچھنا لگائے مسئلہ چھونا یا بوسہ لینا عورت کا مکروہ ہے اگر خوف ہو کہ جماع
یا انزال سے محفوظ نہ رہ سکے گا اور اگر روزہ دار کو یہ خوف نہین ہے اور وہ اپنے نفس پر قادر
ہے تو مضائقہ نہین ہے مسئلہ ۹ قبلہ فاحشہ یعنے بوسہ لینا اسطرح کہ عورت کے دونون
لب چھولیوے اور مباشرت فاحشہ یعنے اسطرح گلے لگنا کہ مرد و عورت برہنہ ہون اور
دونون کی شرمگاہین ملجادین مکروہ ہے اگر جماع یا انزال کا خوف نہو ورنہ مباح ہے و اگر
روزہ دار بوڑہا ہو تو بھی مباح ہے مسئلہ ۱۰ اگر روزہ دار کو شب کو نہانے کی حاجت ہوئی ہو
اور صبح تک غسل نکیا ہو یا دن کو حاجت نہانے کی ہوئی ہو تو روزے مین کچھہ نقصان
نہین ہی مسئلہ ۱۱ سحری کا کھانا مستحب ہی اور وقت اوسکا پچھلی رات یعنے پچھلا چھٹا
حصہ رات کا۔ اور سحر مین تاخیر مستحب ہی الا نہ اتنی کہ صبح ہو جانے کا شک ہو کر اسقدر تاخیر
مکروہ ہے مسئلہ ۱۲ افطار مین جلدی کرنا اور قبل نماز مغرب کے افطار کرنا مستحب ہے
اور قبل افطار کے یہ پڑہنا اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ
اَفْطَرْتُ وَصَوْمَ الْغَدِ مِنْ شَھْرِ رَمَضَانَ نَوَیْتُ فَاغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا
اَخَّرْتُ سنت ہی مسئلہ ۱۳ اونتیسوین شعبان کو اگر چاند مین شک ہو تو حالت شک مین

نیت کرنا روزہ رمضان یا دوسرے روزے واجب کی مکروہ ہے پھر اگر اوس رات کو
چاند ہونا ثابت ہو جاوے تو وہ روزہ اوس دن کا جو رکھا تھا روزہ رمضان کا ہو جاویگا اور
اگر ثابت نہ ہو تو نفل ہوگا۔ اور اگر اوسکو افطار کرے تو قضا واجب نہین ہے۔ اور اگر
دوسرے واجب کی نیت کی ہو تو وہ واجب ادا نہ ہوگا اور اگر نیت نفل کی کی تو جائز ہے
پھر اگر وہ دن پہلی رمضان کی ٹھہرے تو روزہ رمضان کا ہوگا اور اگر تیسوین شعبان کی ٹھہری
تو روزہ نفل ہوگا اور اگر افطار کریگا تو قضا واجب ہوگی **مسئلہ** ۱۴ مطلق روزے کی نیت کرنا
یعنی روزہ رمضان یا روزہ واجب یا روزہ نفل کی تخصیص نکرنا مکروہ ہے اسصورت مین اگر دریافت
ہو کہ وہ دن تیسوین شعبان ہے تو روزہ نفل ہوگا اور اگر دریافت ہو کہ وہ دن پہلی رمضان کی ہے
تو وہ روزہ رمضان کا ہوگا **مسئلہ** ۱۵ اگر یون نیت کی ہو کہ اگر کل رمضان ہو تو مین روزہ رکھونگا
اور اگر شعبان ہے تو نہ رکھونگا تو نیت صحیح نہین ہوگی اور کوئی روزہ نہین ہوگا **مسئلہ** ۱۶ اگر یون نیت
کی ہو کہ اگر کل رمضان ہو تو اوسکا روزہ رکھونگا نہین تو دوسرے واجب یا نفل کا تو ایسی نیت مکروہ
ہے پس اگر چاند رمضان کا ہوا تو روزہ رمضان کا ہوگا اور اگر چاند نہ ہوا تو جس واجب کی نیت کی ہوگی
ادا نہین ہوگا بلکہ نفل ہوگا اور اگر اوسے توڑ ڈالیگا تو قضا اوسکی واجب نہین ہوگی **مسئلہ** ۱۷
یوم الشک شرع مین اوسکو کہتے ہین کہ اونتیسوین شعبان کو مطلع صاف نہو اور کوئی علامت چاند
کی معلوم نہ ہو سکے یا ایک شخص یا دو فاسقون کی گواہی گذری ہو مگر قبول نہ ہوئی ہو اور اگر مطلع صاف ہو
تو اوسکو یوم الشک نہین کہینگے اگرچہ کسینے چاند نہ دیکھا ہو **مسئلہ** ۱۸ اگر روزہ دار شعبان مین
روزہ رکھتا ہے یا یوم الشک وہ دن ہے جسدن اوسکی عادت روزہ رکھنے کی ہے یا آخر
شعبان مین اوسنے تین روزہ رکھا ہے تو ان تینون صورت مین یوم الشک کا روزہ افضل ہے
ورنہ خاص لوگ روزہ نفل کا رکھین اور عوام اتنا کرین دوپہر تک کھانا اور پینا و جماع ملتوی کرین اور
بعد دوپہر کے کھاوین پیوین روزہ نہ رکھین **مسئلہ** ۱۹ اسبات مین خاص لوگ وہ ہین جو نیت
یوم الشک مین روزہ رکھنے کی جانتے ہین اور جو نہین جانتے ہین وہ عام ہین اور بعض علما کہتے ہین کہ

کہ خاص لوگ قاضی یا مفتی ہین اور باقی عوام الناس مسئلہ ۲۰ اگر یوم الشک وہ دن ہے
جسدن اوس شخص کو روزہ رکہنے کی عادت نہین تو نیت نفل کی کرے لیکن پھر خطرہ دل مین
بہی نہ آوے کہ اگر یہ دن پہلی رمضان کی ہو تو یہ روزہ رمضان کا ہوگا مسئلہ ۲۱ جسنے یوم الشک
کو کہانا پینا ملتوی کیا ہو مگر ہولے سے کہالیا ہو اور بعد اوسکے چاند کا حال معلوم ہوا ہو تو اب نیت
کر لینے سے روزہ جائز نہین ہوگا مسئلہ ۲۲ عید الفطر و عید الضحی و ایام تشریق کو روزہ رکہنا
مکروہ ہے و نزدیک بعض علما کے حرام ہے لیکن اگر روزہ رکہے تو ہو جاے گا اور اگر افطار
کرے تو قضا واجب نہین ہے مسئلہ ۲۳ شش عید کا روزہ امام ابحنیفہ کے نزدیک لگاتار
یا جدا جدا مکروہ ہے اور امام ابی یوسف سے یہ روایت ہے کہ لگاتار مکروہ ہے جدا جدا مکروہ
نہین ہے لیکن علماے متاخرین کا یہ فتوے ہے کہ دونون طرح سے جائز ہے اور اس روزہ رکہنے
والیکو یون مستحب ہے کہ ہر ہفتہ مین شوال کے دو دو روزے رکہا کرے مسئلہ ۲۴ صوم الوصال
یعنے روزہ پر روزہ رکہنا اور رات کو بدون کچہہ کہاے پیے دوسرے روز روزہ رکہا جاوے
مسئلہ ۲۵ جو روزہ شام کو بہی افطار نہ کیا جاوے مکروہ ہے مسئلہ ۲۶ سنیچر و اتوار کو روزہ
مکروہ نہین اگر ان ایام کی تعظیم منظور نہ ہو مسئلہ ۲۷ قصدا نوروز و مہرجان کے دن روزہ
رکہنا مکروہ ہے افضل یہ ہے کہ ان دنون مین روزہ نہ رکہے اور اگر نوروز و مہرجان اوس
روز پڑجاے جس روز وہ ہمیشہ روزہ رکہتا ہے تو بلا کراہت جائز ہے مسئلہ ۲۸ صوم صمت
یعنے روزے مین دن بہر نہ بولنا مکروہ ہے مسئلہ ۲۹ عورت کو بدون اجازت اپنے
شوہر کے روزہ نفل رکہنا مکروہ ہے الا اگر شوہر بیمار ہو یا روزہ دار یا احرام حج یا عمرے کا باندہے
ہو تو بلا اجازت بہی مکروہ نہین اور شوہر کو جائز ہے کہ اگر اوسکی عورت نے بلا اجازت اوسکے
روزہ نفل رکہا ہے افطار کراوے اور پہر جب شوہر اجازت دے تب عورت اوسکی قضا
کرے مسئلہ ۳۰ لونڈی و غلام کو بلا اجازت اپنے آقا کے روزہ نفل کا رکہنا کسی حال مین
جائز نہین ہے اور مدبر یا مدبرہ یعنے جس لونڈی یا غلام کو آقا نے کہا ہو کہ بعد مرنے میرے کے

تو آزاد ہے اور ام ولد یعنے جس لونڈی سے آقا کے نطفے سے اولاد پیدا ہوئی ہو تو اون کو
بھی بلا اجازت آقا کے روزہ نفل جائز نہین ہے اور آقا کو اسصورت مین جائز ہے کہ افطار
کرادے اور لونڈی یا غلام کو چاہیے کہ پھر جب آقا اجازت دے یا جب آزاد کرے تب اوس
روزے کی قضا کرلے و علے ہذا القیاس جو روزہ کہ خود غلام یا لونڈی کے فعل سے اوسپر
واجب ہوا ہو اوسکا بھی حکم روزہ نفل کا ہے کہ بلا اجازت آقا کے جائز نہین مگر روزہ کفارہ
ظہار کا کہ بلا اجازت آقا کے واجب ہی مسئلہ ۳۱ جو شخص کسیکا کام اجرت پر کرتا ہو یا ملازم
روزہ نفل بلا اجازت اپنے مالک کے نہ رکھے الا اگر اوسکی خدمت مین کچھ ضرر یا نقصان
روزے سے نہ ہو تو بلا اجازت جائز ہے مسئلہ ۳۲ بیٹی اور مان اور بہن کو بلا اجازت
اپنے باپ یا بیٹے یا بھائی کے روزہ نفل جائز ہے مسئلہ ۳۳ مسافر کو اگر روزے سے
تکلیف ہو تو روزہ رکھنا مکروہ ہے اور اگر تکلیف نہ ہو تو روزہ رکھنا افضل ہے الا اگر ساتھی لوگ
اوسکے روزہ دار نہ ہون اور کھانا پینا سب ایک ساتھہ ہو تو روزہ افطار کرنا و نرکھنا بھی
درست ہے مسئلہ ۳۴ اگر مسافر روزہ دار اپنے شہر مین پہونچا یا دوسرے شہر مین پہونچکر
نیت اقامت کی کی تو اوسکو افطار کرنا مکروہ ہے مسئلہ ۳۵ جسپر روزہ رمضان کی قضا
واجب ہی اوسکو روزہ نفل رکھنا مکروہ نہین ہے مسئلہ ۳۶ ایام بیض یعنے تیرہوین و
چودہوین و پندرہوین ہر مہینے کو روزہ رکھنا مستحب ہی مسئلہ ۳۷ جمعہ کا یا دوشنبہ کا
یا پنجشنبہ کا تنہا روزہ رکھنا مکروہ نہین ہے بلکہ مستحب ہی مسئلہ ۳۸ شہور حرام مین پنجشنبہ و
جمعہ و دوشنبہ کا روزہ مستحب ہی اور شہور حرام چار ہین ذی قعدہ و ذی حجہ و محرم و رجب۔
مسئلہ ۳۹ ذیحجہ کی پہلی تاریخ سے نوین تاریخ تک روزہ رکھنا مستحب ہی مسئلہ ۴۰ عرفے
کا روزہ حاجی کے واسطے مکروہ ہے بشرطیکہ احتمال ضعف کا ہو و علے ہذا القیاس روزہ
یوم الترویہ کا یعنے آٹھوین ذی حجہ کا مسئلہ ۴۱ روزہ محرم و رجب و شعبان و عاشورہ
کا بہتر ہے الا روز عاشورہ مین یہ سنت ہی کہ عاشورہ کے روزے کے ساتھہ نوین تاریخ کو بھی

روزہ رکھے یعنی دو روزے نوین و دسوین کو رکھے صرف دسوین کا ایک روزہ نہ رکھے
کہ مکروہ ہے مسئلہ[42] گرمیون مین روزہ رکہنا بسبب شدت ریاضت کے ادب سے خالی نہین

جن چیزون سے قضا واجب ہوتی ہی کفارہ نہین مسئلہ

مسئلہ[1] فرض یا نفل کے روزے مین اگر کوئی بہولکر کہاوے یا پیوے یا جماع کرے تو روزہ
نجائے گا مسئلہ[2] اگر کوئی روزہ دار کو کہاتے دیکہے تو اگر روزہ دار مین طاقت روزہ پورا
کرنیکی ہو تو یاد نہ دلانا مکروہ ہی اور اگر اوسکو اسکی طاقت نہ ہو تو یاد نہ دلانا بہتر ہے مسئلہ[3]
اگر روزہ دار نے کسیکی زبردستی سے کہالیا یا خطا سے کہا یا تو قضا ہے کفارہ نہین ہے خطا سے
کہانا اوسے کہتے ہین کہ روزہ اوسے یاد ہو لیکن کہانے یا پینے کا اوسنے قصد نہ کیا ہو جیسے
کلی کرتے مین پانی منہ مین چلا گیا اور بہولنا اوسکو کہتے ہین کہ کہانے یا پینے کا قصد کیا ہو لیکن
روزہ اوسے یاد نہ ہو مسئلہ[4] اگر کلی کرنے مین یا ناک مین پانی ڈالنے مین یا غسل کرنے مین
پانی اندر چلا جاوے تو اگر اوسے روزہ یاد ہوگا تو روزہ جاتا رہیگا اور قضا اوسکی واجب ہوگی
اور اگر روزہ یاد نہ ہوگا تو روزہ نہ جائے گا مسئلہ[5] اگر کوئی سوتے مین پانی پی لیوے تو روزہ
جاتا رہیگا مسئلہ[6] اگر روزہ دار وہ چیز نگل جاوے جو نہ کہائی جاتی ہے اور نہ دوا مین استعمال ہوتی
ہی جیسے پتھر یا مٹی یا کنکری یا گٹھلی یا روئی یا گہاس یا کاغذ تو قضا ہی کفارہ نہین ہی مسئلہ[7]
اگر کچی نارسیدہ بیر پکا کے یا جو زہر نگل جاوے تو کفارہ واجب نہین ہی مسئلہ[8] اگر خشک
جوز یا بادام یا چہلکے سمیت انڈا یا انار یا پستہ نگل جاوے تو روزہ نہ جائے گا لیکن اگر خشک کو
چبا کر کہاوے تو کفارہ واجب ہی مسئلہ[9] اگر خشک چہلکا خربوزے کا کہاوے تو کفارہ نہین ہی اور اگر
تر کہاوے تو کفارہ واجب ہی مسئلہ[11] سر دہونے کی مٹی اگر کہائی نہین جاتی ہے تو اوسکے کہانے
سے کفارہ واجب نہین ہے اور اگر کہائی جاتی ہو تو کفارہ واجب ہی مسئلہ[12] رات کا کہانا

جو دانتوں مین اٹکا رہگیا ہو تو اگر چنے کی مقدار سے کم ہو تو اوسکے کہانے سے روزہ نہ جائیگا
اور اگر چنے کی برابر ہو یا زیادہ تو روزہ جاتا رہیگا اور اگر روزہ دار اوسے ہاتہہ سے باہر نکالکر
پھر موںہہ مین رکھکر کہا جاوے تو روزہ جاتا رہیگا لیکن کفارہ واجب نہین ہوگا مسئلہ ۱۳ اگر
دانت مین اٹکی چیز تل برابر ہو اوسکے کہانے سے روزہ نہ جائیگا اور اگر باہر موںہہ سے نکالکر
پھر کہا جاوے تو اگر بدون چبائے نگل جائے کفارہ واجب ہوگا اور اگر چباوے اور اوسکا
ذائقہ حلق مین معلوم ہو تو روزہ جاتا رہیگا اور اگر معلوم نہ ہو تو روزہ نہ جائیگا مسئلہ ۱۴ ایکدانہ
گیہون چبانے سے روزہ نہ جائیگا مسئلہ ۱۵ اگر روزہ دار دوسرے کے واسطے لقمہ چباکر نگلجاوے
کفارہ واجب نہین ہوگا مسئلہ ۱۶ اگر سحر کا لقمہ روزہ دار کے موںہہ مین رہگیا ہو اور صبح ہو جاوے نگل گیا
یا ایک روٹی کا ٹکڑا روزہ بہولکر کہانے کے واسطے لیا تو اگر روزہ اوسے یاد ہے اور اوسکو چباکر
نگلگیا ہی تو اگر اوسنے وہ لقمہ موںہہ سے باہر نہین نکالا اور اندر ہی اندر نگل گیا تو کفارہ واجب ہوگا
اور اگر باہر نکالکر پہر موںہہ مین ڈالکر کہا گیا تو کفارہ واجب نہین مسئلہ ۱۷ اگر روزہ دار دوسرے
کا تہوک نگل جاوے تو کفارہ نہین ہے الا اگر تہوک اوسکے یار کا ہوگا تو کفارہ بہی واجب ہوگا
مسئلہ ۱۸ اگر روزہ دار اپنا تہوک ہاتہہ مین لیکر نگل جاوے تو قضا واجب ہوگی کفارہ نہین مسئلہ ۱۹
اگر روزہ دار اپنے تہوک سی ہونٹہہ تر کرکے اور پی جاوے روزہ نہ جائیگا مسئلہ ۲۰ اگر روزہ دار
کی رال موںہہ سے بہکر ٹہڈی تک آجاوے لیکن اوسکا تار نہ ٹوٹے اور وہ پہر موںہہ مین ڈالکے پیجاوے
تو روزہ نہ جائیگا اور اگر تار ٹوٹ گیا ہوگا تو اوسکے پینے سے روزہ جاتا رہیگا مسئلہ ۲۱ اگر
کسیکو یہ عارضہ ہو کہ موںہہ سے رال نکلتی ہے اور پہر وہ موںہہ مین ڈالکر پی جاتا ہے تو اوسکا
روزہ نہ جائیگا مسئلہ ۲۲ اگر کلی کے بعد تری جو موںہہ مین اوسکے باقی ہے اوسکو لعاب کے
ساتہہ پی جاوے تو روزہ نہ جائیگا مسئلہ ۲۳ اگر ناک کا رینٹ دماغ سے آوے اور روزہ دار
ہمہ ناک کی راہ سے حلق مین پی جاوے تو روزہ نہ جائیگا اور اگر دماغ کا خون پہنچا تو
روزہ جاتا رہیگا لیکن کفارہ واجب نہین ہے مسئلہ ۲۴ اگر روزہ دار کے دانت سے

خون نکلے تو اگر خون غالب ہو تو اوسکے نگل جانے سے روزہ نہ جائیگا اور اگر خون غالب
ہو یا دونون برابر ہون تو روزہ جاتا رہے گا مسئلہ ۲۵ اگر روزہ دار ریشم کا کام کرتا ہو اور ریشم
اوسکے منہ مین چلا جائے اور اوسکا رنگ تہوک مین معلوم ہو اور وہ تہوک روزہ یاد رہنے کی
حالت مین نگل جاوے تو روزہ جاتا رہیگا مسئلہ ۲۶ اگر روزہ دار ہلیلہ کو چوسے اور تہوک حلق
مین چلا جاوے تو روزہ نہ جائیگا جب تک مسلم ہلیلہ نہ نگل جاوے۔ اور اگر روزہ دار شکر چوسے
اور تہوک حلق مین چلا جاوے تو قضا و کفارہ دونون واجب ہونگے مسئلہ ۲۷ جو چیز کھائی
نہین جاتی ہے اور اوس سے بچنا بہی دشوار و غیر ممکن ہے مثلاً مکھی اگر وہ روزہ دار کے
پیٹ مین پہونچ جاوے تو روزہ نہ جائے گا اور اگر مکھی پکڑ کر خود کھا جاوے تو قضا واجب
ہوگی کفارہ نہین مسئلہ ۲۸ اگر انگڑائی لینے مین روزہ دار نے سر اوپر اوٹھایا اور ایک قطرہ
پرنالے کے پانی کا اوسکے حلق مین جاتا رہا ہو تو روزہ ٹوٹ گیا۔ اگر مینہ کا پانی یا برف
حلق مین جائے تب بہی روزہ جاتا رہے گا مسئلہ ۲۹ اگر چکی پیسنے مین غبار چکی کا
یا دوا پیسنے مین مزا دوا کا مونہہ مین آجاوے یا دہوان مونہہ مین چلا جائے یا خاک ہوا
یا چارپایون کے کھر سے اوڑ کر مونہہ مین پڑے تو روزہ نہ جائے گا مسئلہ ۳۰ اگر آنسو
یا تہوڑا پسینہ پیشانی وغیرہ کا مونہہ مین چلا جائے تو روزہ نہ جائے گا اور اگر اتنا ہو کہ اوسکی
نمکینی تمام مونہہ مین معلوم ہو اور زیادہ ہو کر حلق مین چلا جاوے روزہ جاتا رہے گا مسئلہ ۳۱
اگر غسل کرنے سے پانی کی سردی جسم کے اندر معلوم ہو تو روزہ نہ جائے گا مسئلہ ۳۲
تہوڑی دوا آنکہہ مین ڈالنے سے روزہ نہ جائے گا اگرچہ اوسکا مزہ حلق مین بہی معلوم ہو
مسئلہ ۳۴ اگر تہوک مین رنگ اور اثر سرمہ کا معلوم ہو تو روزہ نہ جائیگا مسئلہ ۳۵ اگر
قے مونہہ بہر کے آوے اور اوسکو نگل جاوے یا مونہہ بہر کے آپ سے قے کرے تو روزہ
جاتا رہے گا اور اگر آپ سے آپ حلق کے اندر چلی جاوے یا قے آپ سے نکلی ہو یا اوس
قے کی ہو لیکن مونہہ بہر کے نہ ہو تو روزہ نہین جاوے گا یہ احکام قے کے اوس حالت

اوس حالت مین ہین جب قے مین کہانا یا پانی یا صفرا یا پت نکلے - اور اگر قے مین بلغم
نکلے تو امام ابی حنیفہ اور امام محمد کے نزدیک کسیصورت مین روزہ نہ جائے گا الا امام ابی یوسف
کے نزدیک اگر مونہہ بہر کے ہوگی تو اوس سے ہی روزہ جاتا رہے گا اور اسی پر علما نے
فتوے دیا ہے **مسئلہ ۳۶** اگر روزہ دار حقنہ یا ناس لیوے یا کان مین تیل ڈالے تو
روزہ جاتا رہیگا اور کفارہ واجب نہ ہوگا اگرچہ بے اختیار ہی کان مین پڑ جاوے تو
ہی روزہ جاتا رہیگا اور اگر پانی جاتا رہے گا تو روزہ نہ جائے گا **مسئلہ ۳۷** اگر کوئی چیز
مرد کے عضو تناسل کے سوراخ کے اندر جاتی رہے تیل ہو یا پانی امام ابی حنیفہ اور امام
محمد کے نزدیک روزہ نہین جائیگا - اور امام ابی یوسف کے نزدیک اگر مثانے تک
پہونچ جائے گا تو روزہ جاتا رہے گا نہین تو نہین اور اگر کوئی چیز عورت کے اندام نہانی
مین ٹپکے تب ہی روزہ جاتا رہنے گا **مسئلہ ۳۹** جس دوا کے پیٹ یا دماغ مین پہونچنے کا
خیال ہو اگر وہ پیٹ یا دماغ مین پہونچ جاوے خشک ہو یا تر روزہ جاتا رہے گا اور اگر
نہ پہونچی ہو تر ہو یا خشک روزہ نہ جائے گا اور اگر اوسکا پہونچنا یا نہ پہونچنا کچہہ دریافت نہ ہو تو
امام ابی حنیفہ کے نزدیک اگر وہ تر ہو تو اوسکا پہونچ جانا غالب ہوگا اور روزہ جاتا رہے گا
اور صاحبین کے نزدیک تر مین ہی روزہ نہ جائیگا اور اگر خشک ہو تو بالاتفاق روزہ نہ جائیگا
مسئلہ ۴۰ اگر روزہ دار گوشت ڈورے سے بندہا ہوا نگل جاوے اور پہر تہوڑی
دیر پیچہے مین کہینچ لے روزہ نہ جائے گا اور اگر نہ کہینچے تو روزہ جاتا رہے گا اور اگر لکڑی ہی نگلجاوے
اور ایک طرف ہاتہہ سے پکڑے رہے بعدہ نکال لیوے تو روزہ نہ جائے گا اور اگر
بالکل نگل جاوے تو روزہ جاتا رہے گا **مسئلہ ۴۱** اگر عورت اپنی فرج مین اونگلی خشک ڈالے
روزہ نہ جائے گا اور اگر اونگلی پانی یا تیل مین تر کرکے ڈالے تو روزہ جاتا رہے گا
واضح ہو کہ یہ سب افعال کہ جنسے روزہ جاتا رہتا ہے اگر بہولے سے کیے جاوین تو
روزہ نہ جائے گا **مسئلہ ۴۲** اگر روزہ دار اسقدر مبالغہ سے استنجا کرے کہ پانی

حقنہ کی جگہ پہونچ جائے تو روزہ جاتا رہیگا مسئلہ ۴۴ اگر روزہ دار نے قبل صبح کے دخول
کیا اور جب اوسکو خوف صبح کا ہوا جدا ہوگیا اور بعد صبح کے منی خارج ہوئی قضا واجب
نہین ہوگی روزہ اوسکا درست ہے اور اگر پہلے سے جماع شروع کیا قبل صبح کے
اور صبح اوسی حالت مین ہوگئی مگر روزہ جب اوسکو یاد آگیا تو علیحدہ ہوگیا تو روزہ
نہ جائے گا اور اگر بدستور مصروف رہا تو روزہ ہی جاتا رہے گا اور کفارہ بہی واجب
ہوگا مسئلہ ۴۵ اگر روزہ دار عورت کے منہ یا فرج کی طرف شہوت سے دیکہے اور
انزال ہوجاوے خواہ اوسنے مکرر نظر کی ہو یا نہین روزہ نہ جائے گا۔ اور اگر اوس نے
عورت کا یا اوسکی صحبت کا خیال کیا ہو اور منی نکل آئی ہو تب بہی روزہ نہ جائیگا مسئلہ ۴۶
اگر روزہ دار اپنی عورت کا بوسہ لیوے اور انزال ہوجاوے تو روزہ جاتا رہے گا کفارہ واجب
نہین۔ علے ہذا القیاس اگر آقا لونڈی یا غلام کا بوسہ لیوے تو اگر انزال ہوگا تو روزہ جاتا رہیگا
کفارہ واجب نہ ہوگا اسیطرح اگر لونڈی کا شوہر بوسہ لیوے اور تری معلوم ہو تو روزہ جاتا رہیگا
اور کفارہ واجب نہ ہوگا۔ اور اگر لذت پاوے تری نہ پاوے تب بہی روزہ جاتا رہیگا
کفارہ واجب نہ ہوگا نزدیک امام ابی یوسف کے مسئلہ ۴۷ اگر روزہ دار جانور چارپایہ
کا بوسہ لیوے اور انزال ہوجاوے تو روزہ نہ جاویگا اور چہونا اور مباشرت اور ہاتھ ملانا
اور گلے لگنا مثل بوسہ کے ہے اگر انزال ہوگا تو روزہ جاتا رہیگا مگر کفارہ واجب نہین
ہوگا اور اگر انزال نہ ہوگا تو روزہ نہ جائیگا مسئلہ ۴۸ اگر روزہ دار نے عورت کا کپڑا
اوٹہا کر مس کیا اور انزال ہوگیا تو اگر اوسنے عورت کے بدن کی گرمی پائی تو روزہ جاتا رہا
اور اگر گرمی نہین پائی تو روزہ نہین جائیگا۔ اور اگر عورت نے اپنے شوہر کا مس کیا اور شوہر کو
انزال ہوگیا تو شوہر کا روزہ نہین گیا۔ اور اگر مرد نے چارپایہ کی فرج کو چہوا اور انزال ہوگیا
تو بہی روزہ نہین گیا۔ اور اگر چارپایہ یا مردے سے جماع کیا یا سوا فرج عورت کے
اور کسی عضو مین جماع کیا لیکن انزال نہین ہوا روزہ نہین جائیگا اور اگر انزال ہوگیا تو

قضا واجب ہی کفارہ نہین مسئلہ ۴۹ اگر روزہ دار عضو تناسل کا علاج کرے اور منی نکل آوے تو بھی قضا ہے کفارہ نہین اور اگر عضو تناسل کا علاج عورت کے ہاتھہ سے کیا اور انزال ہوگیا روزہ جاتا رہے گا مسئلہ ۵۰ اگر کسی سوتی ہوئی عورت یا اوس عورت مجنونہ کے ساتھہ حالت افاقہ مین جماع کیا جسکو جنون بعد نیت روزہ کے ہوا تہا تو اوسکا روزہ جاتا رہے گا مسئلہ ۵۱ اگر دو عورتین چپٹی لڑین تو اگر دونوکو انزال ہوجاے تو دونون کا روزہ جاتا رہیگا نہین تو نجاتا ہیگا

جن چیزون سے قضا وکفارہ دونون واجب ہوتے ہین مسئلہ ۲۹

مسئلہ ۱ روزہ دار جو جماع کرے آگے یا پیچہے اور روزہ اوسکو یاد ہو تو قضا وکفارہ دونون واجب ہین انزال ہوا ہو یا نہین اور عورت پر بہی قضا وکفارہ ہوگا اگر بخوشی اوسکی جماع ہوا اور اگر زبردستی سے جماع ہوا یا پہلے زبردستی کی گئی بعدہ وہ راضی ہوگئی تو اوسپر قضا ہے کفارہ نہین ۔ مسئلہ ۲ غذا یا دوا کہانے یا پینے سے قضا وکفارہ واجب ہوتا ہے اگر اوس چیز کا بطور غذا یا دوا کے کہانیکا دستور ہو نہین تو صرف قضا ہوگی کفارہ نہ ہوگا مسئلہ ۳ اگر روزہ دار جان بوجہکر روٹی یا اور کہانے یا پینے کی چیزین یا تیل یا دودہ یا ہلیلہ یا مشک یا زعفران یا کافور یا سرکہ یا شورہ یا پانی کسم یا زعفران یا باقلا یا خربوزہ یا ککڑی یا کہیرا یا انگور یا شہد یا برف یا اولے کا یا جو مٹی دوا کے لیے کہائی جاتی ہے جیسے گل ارمنی یا جو مٹی کہائی جاتی ہے یا جوار کا آٹا یا عصارہ انگور یا گیہون ملاکر یا کچا گوشت یا چربی کہاوے یا پیوے یا چہوٹا خربوزہ نگل جاوے تو قضا وکفارہ دونون واجب ہونگے مسئلہ ۴ اگر چوسا ہوا نگل جاوے تو قضا وکفارہ دونون واجب ہون گے اور اگر کچا نگل جاوے تو کفارہ نہین ہے مسئلہ ۵ گیہون کہانے سے بہی قضا وکفارہ واجب ہوتا ہے مسئلہ ۶ جوار کے درخت کی شاخ چوس کر کہانے سے قضا وکفارہ واجب ہوتا ہے

مسئلہ اگر روزہ دار درخت کی پتی کھاوے تو اگر وہ پتی کھائی جاتی ہے جیسے انگور کی
کونپل یا مثلاً چنے کا ساگ تو قضا و کفارہ دونوں واجب ہونگے اور اگر اوس پتی کی کھانیکا
دستور نہین ہے مثلاً انگور کے بڑے بڑے پتے یا اور درختون کے پتے تو قضا ہوگی کفارہ
نہ ہوگا مسئلہ اگر روزہ دار انگور یا بادام تر نگل جاوے یا بادام خشک یا تر چبا کر کھاوے
تو قضا و کفارہ دونون واجب ہونگے مسئلہ ۹ صرف نمک کھانے سے بھی قضا و کفارہ
دونون واجب ہین مسئلہ ۱۰ اگر روزہ دار نے بھولے سے کچھ کھایا یا پیا یا جماع کیا بعدہ
پھر اوسنے جان کر کھایا تو کفارہ نہین خواہ وہ یہ مسئلہ جانتا ہو کہ روزہ اوسکا باقی ہے یا
جانتا ہو کہ روزہ جاتا رہا۔ اور اگر اوسے قے آگئی یا نہانے کی حاجت ہوئی یا کسی عورت کے
حسن کیطرف نگاہ کی اور اوسنے جانا کہ روزہ جاتا رہا اور کچھ کھا لیا تو روزہ جاتا رہا کفارہ نہین
لیکن اگر جانتا ہے کہ روزہ نہین گیا اور کھا لیا تو کفارہ واجب ہے اور اگر اوسنے پچھنا لگایا اور
گمان کیا کہ روزہ جاتا رہا اور پھر کچھ کھا لیا تو قضا و کفارہ دونون واجب ہین الا اگر اوسنے
اپنے گمان سے نہین بلکہ کسی فقیہ کے بیان سے معلوم کیا کہ روزہ جاتا رہا اور اوس سے
مسئلہ کھانا کھایا تو کفارہ نہ ہوگا و علے ہذا القیاس اگر اوسکو کوئی حدیث ایسی پہونچی جس سے
فساد اوسکے روزے کا دریافت ہوا اور اوسکی صحت پر اوسے اعتماد بھی ہوا تو بھی کھانا
کھا لینے سے کفارہ واجب نہین ہوگا الا اوس صورت کہ وہ حدیث کی تاویل جان سکتا
ہے تو کفارہ واجب نہین ہوگا مسئلہ ۱۱ اگر روزہ دار نے سرمہ لگایا یا بدن مین یا
داڑھی مونچھ مین تیل لگایا بعدہ جان بوجھکر کھانا کھایا تو کفارہ واجب ہوگا الا اگر
وہ جاہل ہو اور کسینے فتوے سے روزہ ٹوٹ جانیکا دیا ہو تو اوس صورت مین کھانے سے
کفارہ نہین ہوگا مسئلہ ۱۲ اگر قبل دوپہر کے مسافر اپنے شہر مین پہونچا یا مجنون اچھا ہوگیا
اور اوسنے کچھ نہ کھایا اور نیت روزے کی کرلی اور بعد اوسکے اوسنے جماع کیا تو کفارہ
واجب نہین ہوگا مسئلہ ۱۳ روزہ دار عورت نے مرد تندرست نے اگر روزہ

توڑڈالا اور بعد اوسکے وہ اوسیروز بے ہوش ہوگیا یا ایسے مرض مین مبتلا ہوگیا کہ روزہ
کسیطرح نہین رکھہ سکتا یا اوسیروز عورت کو حیض آگیا تو کفارہ اوسکے ذمہ سے ساقط ہوجائیگا

قاعدہ کلیہ امام ابی حنیفہ کے مذہب مین اسباب مین یہ ہے کہ
آخر دن کو آدمی ایسی حالت مین ہو کہ اگر اوّل دن کو اوسحالت مین ہوتا تو اوسکو افطار کرنا
روزے کا جائز ہوتا تو اوس سے کفارہ ساقط ہوجاتا ہی **مسئلہ ۱۵** اگر روزہ دار مسواک
یا غیبت کرکے بگمان روزہ جاتے رہنے کے کھانا کھالیوے تو قضا و کفارہ دونون
واجب ہونگے **مسئلہ ۱۶** اگر روزہ دار نے خود اپنے کو اسقدر زخمی کیا کہ وہ روزہ رکھنے
سے عاجز ہے تو کفارہ جو اوسیدن کے روزہ توڑنے کے سبب سے اوسپر واجب ہے
ساقط نہین ہوگا **مسئلہ ۱۷** اگر مردہ یا جانور چارپائے سے روزہ دار نے جماع کیا اور یہ جانکر
کہ روزہ ٹوٹ گیا کھانا کھالیا تو اگر وہ عالم ہے تو کفارہ واجب ہی اور اگر جاہل ہے تو فقط
قضا واجب ہی **مسئلہ ۱۸** اگر روزہ دار نے اپنے پاپخانے کے مقام مین انگلی ڈالے یا ڈورے کا
ایک کنارہ پکڑکر دوسریطرف سے نگل گیا اور بعدہ یہ سمجھا کہ روزہ جاتا رہا اور کہانا کھالیا تو
بھی عالم پر قضا و کفارہ دونون واجب ہین اور جاہل پر صرف قضا **مسئلہ ۱۹** اگر روزہ دار
نے مردار کیڑا اپڑا ہوا کہالیا تو قضا واجب ہوگی کفارہ نہین اور اگر کیڑہ نہین پڑا ہے تو
قضا و کفارہ دونون واجب ہونگے **مسئلہ ۲۰** غیر رمضان کے روزہ توڑنے سے
کفارہ واجب نہین ہوتا ہے **مسئلہ ۲۱** کفارہ روزہ توڑنے اور ظہار کا ایک ہی ہی
یعنے ایک غلام یا لونڈی مسلمان یا کافر آزاد کرنا اگر اسقدر قدرت نہ ہو تو دو مہینے
لگاتار روزے رکہنا اور اگر اسپر بھی قدرت نہ ہو تو ساٹھہ مسکین کو کہانا کہلانا بقدر
ایک صاع خرمے یا آدہا صاع گیہون جو سے **مسئلہ ۲۲** قدرت یا عدم قدرت مین
وقت ادا کا لحاظ کیا جائیگا نہ وقت وجوب کا یعنے اگر ادا کرتے وقت غریب ہو
تو روزہ رکہنا کافی ہے اگرچہ وقت واجب ہونے کفارے کے یعنے وقت توڑنے

روزے کے غنی بہی ہو مسئلہ ۲۳ اگر ایک رمضان مین کئی روزے توڑے تو ایک ہی کفارہ واجب ہوگا اور اگر ایک روزہ توڑکر کفارہ ادا کر دیا اور پہر دوسرا روزہ توڑا تو پہر دوسرا کفارہ واجب ہوگا و علے ہذا القیاس جہانتک کہ روزے توڑتا جاوے اور کفارہ ادا کرتا جاوے اوتنے ہی کفارہ دینا پڑین گے مسئلہ ۲۴ اگر ایک رمضان مین کئی روزے توڑے اور بیچ مین کفارہ نہ دیا اور بعدہ پہر دوسرے رمضان مین روزے اسیطرح توڑے تو صرف دو کفارے واجب ہونگے مسئلہ ۲۵ اگر بادشاہ پر کفارہ واجب ہو اور اوسکو اپنے مال حلال سے قدرت ہو تو غلام آزاد کرنے کا فتوے دیا جاے گا مسئلہ ۲۶ جسدن رمضان کی پہلی تاریخ ہوگی اوسی دن عید الضحی ہوگی مثلاً اگر پنجشنبہ کو پہلی رمضان کی ہو اور بسبب شبہ چاند ذیحجہ کے شنبہ ہو کہ عید الضحی کسدن ہو تو پنجشنبہ کو عید الضحی سمجہنا چاہئے - فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے یوم نحرکم یوم صومکم - واضح ہو کہ روزے تیرہ ۱۳ ہین سات قسم مین لگاتار رکہنا واجب ہے روزہ ۱ رمضان روزہ کفارہ ۲ قتل روزہ کفارہ ۳ ظہار روزہ کفارہ ۴ یمین روزہ کفارہ ۵ توڑنے روزہ رمضان کا - اور روزہ ۶ نذر ایام معین کا - اور روزہ کفارہ ۷ یمین معین کا - اور چھہ قسم مین روزہ لگاتار رکہنا واجب نہین ہے - روزہ ۱ قضاے رمضان و روزہ ۲ متعہ و روزہ ۳ کفارہ حج مین سر منڈانے کا - اور روزہ ۴ سزاے محرم کے اندر شکار کرنے کا اور روزہ ۵ نذر غیر معین کا و روزہ ۶ یمین غیر معین کا -

عذرات صیام - مسئلہ ۱

عذرات جنسے افطار جائز ہے چھہ ہین - اوّل سفر لیکن یہ عذر اوس روز کے واسطے نہین جسروز سفر شروع ہوا ہو - اگر کسینے بعد روانگی سفر کے روزہ توڑ ڈالا قضا واجب ہوگی کفارہ نہین اور اگر روزہ توڑکر سفر کیا تو کفارہ بہی ہوگا مسئلہ ۱ اگر کسینے اول وقت صبح کو افطار

کیا لعدہ بادشاہ نے اوسکو سفر مین بہیجدیا یا اوسنے خود سفر کیا کفارہ ساقط نہین ہوگا اور اگر
اثنائے سفر مین اوسے کوئی بہولی چیز یاد آئی اور وہ لینے کو پہر گہر آیا تو بہی کفارہ واجب ہوگا
دوسرا عذر مرض ہے مسئلہ ۲ اگر مریض کو علامات سے یا اپنے تجربہ خاص سے یا کسی ایسے
طبیب مسلمان کی تجویز سے جو بظاہر فاسق نہ ہو یہ گمان غالب ہوگیا ہو کہ اگر وہ روزہ رکھیگا
مرجائیگا یا کوئی عضو اوسکا بیکار ہوجائے گا یا بیماری زیادہ ہوجائیگی یا طول کھینچیگی تو اوسکو
افطار کرنا جائز ہے مسئلہ ۳ اگر کسیکو نوبت کا بخار آتا ہو اور قبل آنے نوبت کے وہ کہا لیوے
تو مضائقہ نہین اور اگر باری کا آتا ہو اور اس خیال سے افطار کرے کہ اگر باری کا بخار آجا ئیگا
تو ضعیف و ناطاقت کرویگا اور بعد افطار کے بخار نہ آیا تو کفارہ واجب ہوگا تیسرا عذر حمل
و رضاعت خاص عورت کے واسطے مسئلہ ۴ جس عورت کو حمل ہو یا لڑکے کو دودہ پلاتی
ہو اور روزہ رکہنے سے اوسکو اپنا یا لڑکے کا خوف ہو تو اوسکو افطار جائز ہے قضا واجب ہوگی
کفارہ نہین چوتہا عذر حیض و نفاس ہے مسئلہ ۵ جب عورت کو حیض یا نفاس آجاوے
روزہ افطار کرے مسئلہ ۶ اگر عورت اپنے حساب ماہواری سے یہ سمجھکر افطار کرے کہ
آج حیض ہوگا اور اوسروز حیض نہ ہوا تو کفارہ بہی واجب ہوگا مسئلہ اگر عورت حیض والی
کا حیض رات کو تمام ہوگیا تو اگر دس دن حیض ہوکر بند ہوگیا ہو تو صبح کو بلا تامل روزہ رکہے
اور اگر دس روز سے کم حیض کا خون آکر بند ہوا ہو تو اگر اوسوقت اتنی رات ہو کہ وہ غسل کرلے
اور ایک اور ساعت بعد غسل کے گذرے تب صبح ہو تب روزہ صبح کو رکہے نہین تو صبح کو روزہ
نہ رکہے دوسری صبح کو روزہ رکہے پانچوان عذر بہوک اور پیاس ہے مسئلہ ۸ اگر بہوک یا
یا پیاس روزہ دار کو اسقدر شدت سے ہو کہ خوف ہلاک یا نقصان عقل کا ہو تو اوسکو
افطار جائز ہے مسئلہ ۹ اگر لونڈی کو بہوک یا پیاس سے یہ خوف ہو کہ وہ کام آقا کا مارے
ضعف کے نہ کریگی اور ہلاک ہوجائیگی تو اوسکو افطار جائز ہے مسئلہ ۱۰ اگر معمار روزہ دار
ہو اور اوسکے ساتہہ بادشاہ کا پیادہ جیٹھہ بیساکہ کی گرمیون مین واسطے بنانے عمارت کے

تعینات ہو اور اوسکو روزے سے خوف ہلاک یا نقصان عقل کا ہو تو افطار کرے جیسا عذر بڑہا پا ہے مسئلہ شیخ فانی یعنے بہت بوڑہا مرد یا بڑہیا عورت جسکو روزہ رکہنے کی قدرت نہ ہو افطار کرے اور ہر روزے کی عوض ایک مسکین کہلا وے بقدر ایک صاع خرما یا نصف صاع گیہون یا جو کے اور شیخ فانی کا یہ اندازہ کیا گیا ہے کہ ہر روز اوسکے اعضا مین نقصان زیادہ ہوتا جاوے اور ضعف بڑہتا جاوے حتے کہ مرنے کے قریب ہو جاوے مسئلہ فدیہ یعنے معاوضہ روزے کا چاہیے شروع مہینے مین ایک مرتبہ تمام روزون کے واسطے دیدے چاہے آخر مہینے مین ایک مرتبہ دیدیوے لیکن اگر اوسنے شروع مہینے مین فدیہ دیا ہو اور پہر درمیان مین قدرت روزے رکہنے کی ہو جاوے تو فدیہ باطل ہو جاویگا اور روزہ رکہنا واجب ہو جاوے گا مسئلہ کفارہ یمین یا کفارہ قتل کے عوض بحالت بہت بوڑہے ہونے کے مسکین کہلانا جائز نہین ہے قاعدہ یہ ہے کہ جو روزہ اصل ہو یعنے کسی چیز کے بدلے کا نہ ہو جیسے روزہ رمضان کا تو بحالت عاجزی کے اوسکے عوض مسکین کہلانا جائز ہے اور جو روزہ اصل نہ ہو یعنے کسی چیز کا بدلا ہو جیسے کفارہ یمین کہ عوض یمین کے ہے یا کفارہ قتل کہ عوض قتل کے ہے تو بحالت عاجزی کے روزے سے مسکین کہلانا درست نہین ہے اِلّا کفارہ ظہار و کفارہ روزہ رمضان کہ یہ بہی اگرچہ عوض دوسرے چیز کے ہین مگر اگر بوڑہا روزہ رکہنے اور غلام آزاد کرنے سے عاجز ہو تو ساٹہہ مسکین کہلانا جائز ہے مسئلہ اگر مسلمان بعد از بیماری یا سفر کے روزہ نہ رکہے اور وہ برابر بیمار رہے یا برابر سفر مین رہے اور مرض اور سفر سے اوسکو مہلت نہ ملے کہ روزے قضا ے رمضان کے رکہہ لیوے اور آخر کو اوسی مرض یا سفر مین وہ مرجاوے تو قضا اوسپر واجب نہین ہے۔ اور اگر وصیت کرجاوے کہ اوسکے مال سے عوض روزون کے مسکینونکو کہلا دیا جاوے تو باوجودیکہ اوسپر واجب نہ تہا لیکن وصیت اوسکی صحیح ہوگی اور اوسکے مال کی تہائی سے مسکین کہلائے جاوینگے۔ اور اگر مریض تندرست ہو کر اسقدر زندہ رہے کہ وہ روزے قضا کے

رکھہ لیوے یا مسافر اسقدر مقیم ہوجاتے کہ اپنے روزے قضا کے رکہہ لیوے لیکن وہ بدون رکہنے روزے کے مرجاوے تو اسصورت مین اوسپر واجب ہی کہ فدیہ ادا کرنے کے واسطے وصیت کرجاوے کہ وارث اوسکے ہر روزے کے عوض فدیہ مسکین کو دیوین اور اگر وارث اوسکے بلا وصیت فدیہ دیوین توبہی جائز ہے لیکن بلا وصیت وارثون پر دینا واجب نہین ہی اور وارثونکو نہ چاہئے کہ بعوض اوس مسافر مریض کے خود روزہ رکھین اور اگر مسافر یا مریض مقیم یا تندرست ہوجاوین لیکن بعد صحت کے اسقدر زندہ نہ رہین کہ قضا کے روزے رکہنے کے واسطے کافی ہون تو جسقدر قضا کے واسطے وہ ایام صحت یا اقامت کے کافی ہون اوسیقدر قضا واجب ہوگی کل روزونکی قضا واجب نہین ہوگی مسئلہ ۱۵ اگر کسیکے روزے رمضان کے قضا ہوگئے اور اوسکے رکہنے کی نوبت نہ آئی یہانتک کہ دوسرا رمضان آگیا تو پہلے اس رمضان کے روزے رکہے قضا کے روزے پیچہے رکہے مسئلہ ۱۶ روزہ نفل کا بہی بلا عذر افطار کرنا جائز نہین ہے ضیافت روزہ نفل کے واسطے عذر ہے مسئلہ ۱۷ اگر ضیافت کرنے والا یعنے میزبان اوس روزہ دار کے صرف حاضری سے راضی ہوجائے تو افطار کرنا نہین چاہئے اور اگر روزہ دار جانتا ہے کہ اگر مین افطار نہ کرونگا تو اوسکی دل شکنی ہوگی تو اگر وقت قبل دوپہر کے ہو اور اوسکو اپنے اوپر یہ اعتماد ہو کہ وہ قضا اوسکی کرسکیگا تو افطار کرے اور اوسکی قضا بعد اوسکے کرلیوے۔ اور اگر اوسکو اپنے اوپر یہ اعتماد نہ ہو تو نہ افطار کرے اور اگر ضیافت بعد دوپہر کے ہو تو افطار نہ کرے الا اگر افطار نہ کرنے مین نافرمانی والدین کی ہوتی ہو تو افطار کرے مسئلہ ۱۸ واجب کے روزونکے واسطے ضیافت عذر نہین ہے مسئلہ ۱۹ اگر مجنون کو درمیان مین مہینے رمضان کے صحت ہوجاوے تو جسقدر ایام گذر گئے ہون اونکی قضا واجب ہوگی اور اگر مہینہ بہر جنون سے صحت نہین ہوئی تو قضا واجب نہین ہی مسئلہ ۲۰ اگر کوئی بعد غروب آفتاب کے بیہوش ہوگیا یا مجنون ہوگیا تو جس رات کو وہ مجنون و بیہوش ہوگیا اوسدن کے روزے کی قضا واجب نہین ہوگی مسئلہ ۲۱ جب

غازی کو مقابلہ اوسکے دشمن کا درپیش ہو عین رمضان مین اور اوسکو خوف ضعف کا ہو تو افطار جائز ہے اور اگر اوسروز مقابلہ نہ ہو تو قضا واجب ہوگی کفارہ نہین -

نذر کا بیان مسئلہ ۴۲

مسئلہ[۱] نذر کے واسطے پانچ شرطین ہین کہ اگر یہ شرطین پائی نہ جائین تو نذر صحیح نہین ہے اوّل جس امر کی نذر کی ہے خود وہ شرع مین واجب نہ ہو اسیواسطے عبادت فرض یا کی نذر نہین صحیح ہے کیونکہ عبادت شرع مین خود واجب ہی - دوسرے وہ امر عبادت مقصود ہو دوسرے عبادت کا وسیلہ نہ ہو تیسرے وہ امر نہ وقت نذر کے واجب ہو نہ آئندہ کو اسیواسطے نذر اداے ظہر کی درست نہین - چوتھے وہ امر اپنی ذات سے معصیت نہ ہو اسیواسطے نذر روزہ عید الضحیٰ کی درست ہی کیونکہ وہ روزہ اپنی ذات سے معصیت نہین ہے بلکہ اسواسطے معصیت ہو کہ اللہ تعالےٰ کی دعوت رد ہوتی ہے - پانچوین وہ امر محال نہ ہو اسیواسطے اگر کسینے کل گذشتہ کے روزے کی نذر کی تو صحیح نہین ہے کیونکہ کل گذشتہ کا روزہ رکھنا محال ہی مسئلہ[۲] اگر کسی عورت نے کہا کہ جسدن فلان شخص آوے گا اوسدن روزہ رکھونگی اور جسدن وہ شخص آیا اوسدن وہ عورت حیض سے ہوگئی تو روزہ واجب نہین ہی وعلے ہذالقیاس اگر وہ شخص بعد کھانے نذر کرنے والے کے آیا یا رات کو آیا تو بھی روزہ واجب نہین اور اگر قبل دوپہر اوسکے کھانے کے پیشتر آیا تو واجب ہی مسئلہ[۳] اگر کسینے نذر کی کہ جسدن فلان شخص آیا کرے گا مین ہمیشہ روزہ رکھا کرونگا اور اوّل روز وہ شخص بعد کھانے نذر کرنے والے کے آیا اوسدن کا روزہ تو واجب نہین ہوگا لیکن بعد اوسکے جب جب وہ شخص آیا کرے گا اوسدن کا روزہ واجب ہوا کرے گا مسئلہ[۴] اگر کسینے کہا اللہ کے واسطے ایک دن روزہ رکھون گا تو ایک روزہ واجب ہوگا جب چاہے تب رکھے مسئلہ[۵] آدہے دن کے روزے کی نذر

صحیح نہین ہے ٧ مسئلہ اگر کسینے دو یا تین یا دس دن کے روزون کی نذر کی تو اسیقدر
روزے واجب ہونگے جب چاہے تب رکھے اور چاہے لگاتار رکھے چاہے جدا جدا
کرکے لیکن اگر لگاتار روزے رکھنے کی نیت کی ہو تو جدا جدا درست نہین اور اگر جدا
جدا رکھنے کی نذر کی ہو تو لگاتار رکھنے کا اختیار ہے اور اگر لگاتار کی نذر کی ہو اور
جب اتفاق روزے کا ہوا درمیان مین اوسکو حیض آگیا یا کسی اور عذر سے افطار کیا
تو پہر نئے سرسے روزے شروع کرے اور جسقدر روزے ادا ہوے وہ نذر مین نہین شمار
ہونگے ٨ مسئلہ اگر کسینے دس روزے لگاتار رکھنے کی نذر کی اور پندرہ روزے رکھے لیکن
بیچمین ایک روزہ افطار کیا مگر یہ یاد نہین ہے کہ اس پانچ کے بیچمین افطار کیا ہے جو دس کے
بعد ہے یا اوسی دس کے بیچمین تو اب پانچ روزے لگاتار رکھے تو دس روزے لگاتار
ہوجائینگے مسئلہ اگر کسینے یون کہا کہ اللہ کے واسطے ایک ایک دن روزہ رکہونگا
تو اگر نیت ہمیشہ کی نہ کی ہوگی تو ایک روزہ واجب ہوگا اور اگر ہمیشہ کی نیت کی ہوگی تو
ہمیشہ واجب ہوگا ٩ مسئلہ اگر کوئی یون کہے کہ اللہ کے واسطے وہ روزہ رکہونگا
جو مجہپر واجب کردیے تو ایک روزہ واجب ہوگا اور اگر کہے کہ وہ روزے رکہونگا جو
مجہپر واجب کردیے تو اگر کچہہ نیت نہ ہو تو تین روزے واجب ہونگے اور اگر زیادہ
کی نیت ہوگی تو اوتنے ہی واجب ہونگے ١٠ مسئلہ اگر کوئی کہے کہ اللہ کے واسطے
بہت روزے رکہونگا تو اگر کچہہ نیت نہ ہو تو امام ابی حنیفہ کے نزدیک دس اور صاحبین
کے نزدیک سات روزے واجب ہونگے ١١ مسئلہ اگر کوئی کہے کہ جمعہ کے روزے
کی نذر کرتا ہون تو سات روزے واجب ہونگے اور اگر نیت خاص روز جمعہ کے روزے
کی کی ہو تو وہی ایک روزہ جمعہ کا واجب ہوگا جس جمعہ کو چاہے رکہہ لے اور اگر
جمعون کے روزون کی نذر کرے تو امام ابی حنیفہ کے نزدیک دس جمعون کے روزے
اور صاحبین کے نزدیک تمام عمر کے جمعون کے روزے واجب ہونگے اور اگر کہے

اللہ کے واسطے اس مہینے کے جمعونکے روزے رکھون گا تو اوسی مہینے کے سب جمعون کے
روزے رکھے مسئلہ[۱۲] اگر کوئی کہے اللہ کے واسطے جمعرات کو روزہ رکھون گا تو جو
جمعرات پہلی آوے اوسی جمعرات کا روزہ واجب ہوگا اور تمام عمر کی جمعرات کا روزہ واجب
ہوگا الا اگر نیت کی ہو مسئلہ[۱۳] اگر کوئی کہے اللہ کے واسطے روزہ ہفتے کا آٹھہ دن
رکھون گا تو ساتھہ روزے واجب ہونگے اور اگر لفظ سات دن کا کہے تو سات روزے
واجب ہونگے ہر روزہ ہفتہ کے دن مسئلہ[۱۴] اگر کسینے ہر جمعرات آیندہ کے روزے
کی نیت کی اور ایک جمعرات کا روزہ نہ رکھا تو اوسکی قضا واجب ہوگی اور اگر اس قضا کا
روزہ نہ رکھا یہان تک کہ وہ شیخ فانی (بوڑہا) ہوگیا یعنے اسقدر بوڑہا ہوگیا کہ روزہ
رکھنے سے عاجز ہے یا اوسنے ہمیشہ کے روزے کی نذر کی اور شیخ فانی ہوگیا یا یہ کہ اوسکا
روزگار بہت محنت کا ہی کہ اوس محنت کے ساتھہ روزہ ہمیشہ رکھہ نہین سکتا تو ہر روزے
کی عوض ایک مسکین کو کھلاوے اور اگر اسقدر قدرت نہ ہو تو اللہ سے عفو چاہے
کہ وہ غفور الرحیم ہے ۔ اور اگر بسبب شدت گرمی کے روزہ نہ رکھہ سکتا ہو تو جاڑون
مین قضا کرے اگر نذر اوسکی ابدی ہو اور ابدی مین کچھہ چارہ نہین بجز اسکے کہ جو مذکور
ہوا مسئلہ[۱۵] اگر اوسکا ارادہ ایک روزے کی نذر کا ہوا اور زبان سے ایک مہینے کا
روزہ نکل گیا تو تیس روزے واجب ہونگے لیکن جس مہینے مین چاہے رکھہ لے اوسے
اختیار ہے مسئلہ[۱۶] اگر کوئی کہے اللہ کے واسطے اس مہینے مین روزے رکھونگا
تو جتنے روزے مہینے کے باقی ہون اوتنے روزے واجب ہونگے اور اگر پورے
مہینے یعنے تیس روزے کی نیت کی ہو تو وہی واجب ہونگے مسئلہ[۱۷] اگر کسینے
کہا اللہ کے واسطے مہینہ بہر لگاتار روزے رکھون گا تو ویسا ہی واجب ہوگا مسئلہ[۱۸]
اگر کسینے کہا اللہ کے واسطے شوال و ذیقعدہ و ذیحجہ کے روزے رکھون گا اور ان
ایام مین رکھا اور ذیقعدہ و ذیحجہ تیس تیس دن کے تھے اور شوال اونتیس دن کا

تو اوسپر قضا پانچ روزے کی واجب ہوگی ایک روز عید الفطر اور ایک روز عید الضحی
اور تین دن ایام تشریق کے کہ جنمین روزہ ممنوع ہے۔ اور اگر کہا اللہ کے واسطے تین
مہینے روزہ رکہونگا اور انہین مہینون مین یعنے شوال و ذیقعدہ و ذیحجہ مین روزے
رکہے تو چہ دن کے روزے قضا کریگا پانچ ایام مذکورہ اور ایک گنتی شوال کا مسئلہ ١٩
اگر کسینے کہا اللہ کے واسطے ایک مہینہ مثل مہینے رمضان کے روزے رکہونگا تو اگر
اوسنے مثل سے لگاتار روزے رکہنا سمجہا ہو تو ایک مہینے کے لگاتار روزے واجب ہونگے
اور اگر مثل سے شمار سمجہا ہو یعنے جتنے روزے رمضان کے ہون اوتنے رکہونگا یا کچہ
نیت نہ کی ہو تو تیس روزے واجب ہونگے چاہے لگاتار رکہے چاہے جدا جدا اور
اگر مثل سے وجوب مراد لیا ہو یعنے جیسے روزے رمضان کے واجب ہین ویسے ہی
یہ روزے بہی واجب ہین تو بہی تیس روزے واجب ہونگے لگاتار رکہے چاہے جدا جدا
مسئلہ ٢٠ اگر کوئی نذر کرے کہ اس سال کے روزے رکہونگا تو عید الفطر و عید الضحے
اور تین ایام تشریق پانچ دن افطار کرکے بعد سال کے قضا کرے لیکن اگر اوسنے یہ نذر
شوال مین کی ہو تو عید الفطر کی قضا نہین ہے اور اگر بعد ایام تشریق کے کہا تو پانچون روزون
کی قضا نہین ہے اور اگر کہے کہ ایک سال کے روزون کی نذر کرتا ہون تو پینتیس ٣٥ روزون کی
قضا کرے تیس روزے بوجہ روزے رمضان کے روزے نذر کے قضا ہونگے اور
پانچ روزہ عید و بقرعید و ایام تشریق کے اور اگر سال بہر لگاتار روزون کی نذر کی تو روزے
جو رمضان کے سبب سے چہوٹے اونکی قضا نہین ہے اور اگر عورت سال بہر کے روزون
کی نذر کرے تو ایام حیض کے روزے قضا کرے مسئلہ ٢١ اگر کسینے نذر کے روزے
رکہنے کے واسطے کوئی شرط کی اور قبل اوس شرط کے روزہ رکہہ لیا تو نہین جائز
ہے اور اگر نذر کے روزے کا ایک وقت معین کر دیا اور قبل اوس وقت کے روزہ
رکہہ لیا مثلاً کہا کہ رجب مین روزہ رکہونگا اور ربیع الاول مین روزہ رکھ لیا تو جائز

ہے مگر امام محمد کے نزدیک جائز نہین ہے مسئلہ ۲۲ اگر کوئی اپنے اوپر ایک مہینے کا روزہ واجب
کرلے اور قبل گذرنے ایک مہینے کے مرجائے تو اوسپر ایک مہینے کے روزے واجب ہوگئے
اور اوسپر واجب ہے کہ اپنے مال سے مسکین کھلانے کی وصیت بعوض ہر روزے کے کرجاوے
مسئلہ ۲۳ اگر کسینے کہ وہ مریض ہے یہ کہا کہ اللہ کے واسطے مجھپر روزے ایک مہینے کے واجب
ہین تو اگر وہ تندرست نہ ہوا اور مرجائے تو ایک روزہ بھی واجب نہ ہوگا اور اگر ایک دن بھی
تندرست ہوجاوے تو اوسکو واجب ہے کہ فدیہ دینے کی وصیت کرے واسطے پورے مہینے کے
روزے کے اور امام محمد کے نزدیک جتنے روز تندرست رہا اوتنے روزونکی عوض فدیہ
دینے کی وصیت کرنا لازم ہے مسئلہ ۲۴ اگر کسینے کہا اللہ کے واسطے مجھپر دو روزے
رکھنا ہے اول و آخر مہینے کے تو پندرہوین و سولھوین تاریخ روزہ واجب ہوگا اور اگر کہا کہ
اللہ کے واسطے مجھپر رجب کا روزہ رکھنا ہے اور اوسنے کفارہ ظہار کے روزے دو مہینے
لگاتار رکھے اون مین ایک رجب بھی تھا تو قضا رجب کی اوسپر واجب ہے۔

اعتکاف مسئلہ - ۱۱

اعتکاف اوسکو کہتے ہین کہ مسجد مین بہ نیت اعتکاف بیٹھے اور اعتکاف تین قسم ہے۔ واجب
اور سنت موکدہ اور مستحب واجب نذر کا اعتکاف ہے۔ سنت موکدہ عشرہ اخیر رمضان مین
اور باقی اعتکاف مستحب ہے مسئلہ ۱ اعتکاف کے واسطے چھہ شرطین ہین۔ اول نیت اسواسطے
اعتکاف بدون نیت کے جائز نہین دوم مسجد جماعت یعنی جس مسجد مین اذان و اقامت ہوتی
ہو اوسمین اعتکاف درست ہے افضل اعتکاف مسجد حرام مین بعدہ مسجد نبوی مین بعدہ
بیت المقدس مین اسکے بعد جامع مسجد مین اور اوسکے بعد جسمین نمازی زیادہ آتے
ہون مسئلہ ۲ عورت کے واسطے مسجد اوسکے گھر کی ویسی ہے جیسے مسجد جماعت مرد کے

واسطے بدون حاجت انسانی کے اوسکے باہر نہ نکلے اور وہ مسجد جماعت مین اگر اعتکاف
کرے تو بھی جائز ہے مگر مکروہ ہے اور مسجد اوسکے محلہ کی بڑی مسجد سے افضل ہے اور اگر عورت
گھر مین اعتکاف کرے تو جہان نماز پڑہتی ہو اوسکے سوائے دوسری جگہ اعتکاف کرے
تیسرے روزہ اسیواسطے بدون روزے کے اعتکاف درست نہین لیکن یہ شرط اعتکاف
واجب اور سنت موکدہ کی ہے اور اعتکاف مستحب بلا روزے کے بھی درست ہے مسئلہ ۳
اعتکاف کے واسطے کوئی مدت مقرر نہین ہے اگر کوئی مسجد مین اگر نیت اعتکاف کی رکھے
جانے کے وقت تک کی کرے تو درست ہے مسئلہ ۴ اگر کوئی کھانے پینے کے بعد دن یا
رات کو اعتکاف کی نذر کرے تو درست نہین ہے اور اگر مہینے کے اعتکاف کی نذر بلا روزہ
کے کرے تو اوس مہینے کا روزہ بھی واجب ہوگا مسئلہ ۵ اصل روزہ اعتکاف کے واسطے
شرط ہے وہ روزہ شرط نہین ہے خاص اعتکاف کے واسطے رکھا جاتے اسیواسطے جو
اعتکاف رمضان کی نذر کرے تو صحیح ہے اسصورت مین اگر روزہ رمضان کا رکھے اور اعتکاف
نہ کرے تو اوسکو واجب ہے کہ دوسرے مہینے مین لگاتار اعتکاف کرے اور اوسکے ساتھ لگاتار
روزے بھی رکھے پس اگر وہ اعتکاف ایسا نہ کرے اور دوسرا رمضان آپہونچ جاتے اور اوسمین
وہ اعتکاف کرے تو کافی نہین ہوگا مسئلہ ۶ اگر کوئی ایک مہینے کے اعتکاف کی نذر کرے
تو اعتکاف رمضان کا اوسکے واسطے کافی نہین ہوگا اور اگر کسیوجہ سے روزے رمضان کے
قضا ہوگئے اور بوقت رکھنے روزے قضا کے اعتکاف کرلیا تو کافی ہوگا مسئلہ ۷ اگر
کسینے روزہ نفل رکھا اور تھوڑے دن چڑہے اوسنے اوسکے اعتکاف کی نذر کی تو یہ
نذر صحیح نہین چوتھے مسلمان ہونا۔ پانچوین عاقل ہونا یعنی عقل درست ہونا۔ چھٹے پاک
جنابت اور حیض ونفاس سے اسیواسطے اعتکاف کافر یا مجنون یا جنب کا یا حیض یا نفاس والی
عورت کا درست نہین ہے۔ بالغ ہونا اعتکاف کے واسطے شرط نہین ہے نابالغ کا اعتکاف
درست ہے اور مرد ہونا یا حر ہونا بھی شرط نہین ہے عورت کا بھی اعتکاف درست ہے

لیکن اگر اوسکے شوہر ہو تو باجازت اوسکے درست ہی بلا اجازت نہیں اور اعتکاف غلام کا
بھی باجازت اوسکے آقا کے درست ہی تو پہر اوسکو منع کرنا جائز نہیں ہے اور اگر آقا غلام کو بعد
اجازت کے منع کرے تو جائز ہے لیکن گنہگار ہوگا مسئلہ مکاتب کو بدون اجازت
آقا کے اعتکاف جائز ہے اور آقا کو منع کرنے کا اختیار نہیں ہی مسئلہ اگر عورت اعتکاف
کی نذر کرے تو شوہر کو منع کرنے کا اختیار حاصل ہی اور اگر غلام نے اعتکاف کی نذر کی ہو
تو آقا کو منع کرنے کا اختیار حاصل ہی لیکن جب اوسکو آزاد کر دیوے تو اوسپر واجب ہوگا
اور جب عورت کو شوہر طلاق بائن دیوے تب وہ اوس اعتکاف کو قضا کرے مسئلہ
اگر عورت نے ایک مہینہ کی اعتکاف کی نذر کی اور شوہر نے اجازت دی اور اوسنے ارادہ کیا
کہ لگاتار مہینہ بھر اعتکاف کرے تو شوہر کو اختیار ہے کہ اوسکو حکم متفرق اعتکاف کرنے کا دیوے
اور اگر شوہر نے ایک خاص مہینہ کے اعتکاف کرنے کی اجازت دی ہو تو اوسکو حکم متفرق
اعتکاف کرنے کا اختیار نہیں ہے ۔

آداب اعتکاف

آداب اعتکاف کے چار ہیں اول سوا نیک بات کے نہ بولے دوسرے آخر عشرہ رمضان
میں اعتکاف کرنا تیسرے افضل مسجد اوسی ترتیب سے جو مذکور ہوئی اور جو اون میں سے
عمدہ ہو اوسے اعتکاف کے واسطے اختیار کرے چوتھے برابر تلاوت قرآن و درس و تدریس
و مسائل حدیث اور تاریخ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم و انبیا علیہم السلام و تواریخ
صلحا میں مشغول رہے یا امور دین کی چیزیں سیکھے اور وہ بات کہے جسمیں گناہ نہ ہو

مفسدات اعتکاف مسئلہ

جو چیزین اعتکاف کو باطل وفاسد کرتی ہین تین ہین ایک بلا عذر دن یا رات کو ایک ساعت بہی عمداً یا سہواً مسجد سے باہر جانا اعتکاف مین چہ عذرات ہین۔ پائخانہ یا پیشاب یا جمعہ پڑہنا۔ پائخانہ وپیشاب کے واسطے معتکف گہر جاوے اور بعد رفع عذر کے وضو کرکے فوراً واپس آوے اگر ایک ذرا گہر مین توقف کریگا اعتکاف جاتا رہے گا مسئلہ اگر معتکف کے دو گہر ہون ایک نزدیک اور دوسرا دور تو اس دور والے گہر مین جانا لیے نزدیک والا چہوڑکر اعتکاف باطل ہوتا ہے کہانا اور پینا اور سونا مقام اعتکاف مین ہونا چاہئے اور جمعہ کے روز وقت زوال کے جمعہ کے واسطے مسجد کے باہر جاوے اگر جامع مسجد اسقدر قریب ہو کہ اوس وقت جانے سے خطبہ ونماز اوسکو مل جاتیگی۔ اور اگر دور ہو یا گمان ہو کہ زوال کے وقت جانے سے خطبہ ونماز نہ ملیگی تو ایسے وقت جائے کہ قبل زوال کے چار رکعت قریب ممبر کے پڑہ سکے اور بعد جمعہ کے چار یا چہ رکعت کے قدر ٹہرے اور اگر ایک دن اور رات توقف کرے یا اعتکاف وہان پورا کرے تو بہی جائز ہے مگر مکروہ ہے اور مسجد گر جانا اور مسجد سے جبراً نکالا جانا اگر مسجد منہدم ہوجاوے یا وہ جبراً نکالدیا جاوے اور اوسیوقت دوسری مسجد مین چلا جاوے تو اعتکاف نجائیگا۔ خوف جان وماں بہی عذر ہے مسئلہ اگر پیشاب یا پائخانہ کے واسطے معتکف باہر جاوے اور قرضخواہ اوسکو ایک ساعت بٹہار رکہے امام ابی حنیفہ کے نزدیک اعتکاف جاتا رہے گا اور صاحبین کے نزدیک نہین مسئلہ اگر واسطے عیادت مریض یا واسطے دفن یا نماز جنازہ کے یا واسطے بچانے ڈوبتے یا جلتے ہوے کے یا واسطے جہاد یا گواہی دینے کے لیے باہر نکلے اعتکاف جاتا رہے گا مسئلہ اگر ایک ساعت سے زیادہ بعذر مرض کے باہر مسجد کے ٹہر جاوے تو بہی اعتکاف جاتا رہے گا۔ مسئلہ اگر اعتکاف نذر کا ہے اور نذر مین یہ نیت کی ہو کہ عیادت مریض ونماز جنازہ ووعظ سننے کے واسطے باہر جائیگا تو البتہ ان افعال سے اعتکاف نہ جائیگا مسئلہ اگر معتکف اذان

اذان دینے کی جگہ جاوے گا اگرچہ اوسکا دروازہ باہر مسجد کے ہی ہو اعتکاف نہ جاوے گا
خواہ وہ معتکف موذن ہو یا نہیں **مسئلہ** اگر معتکف اپنا سر اسواسطے باہر نکالدے کہ کوئی
اوسکا عزیز سر دہوے تو مضائقہ نہیں **مسئلہ** اگر اعتکاف نفل مین معتکف بعذر یا بلا عذر
باہر مسجد کے نکلے اعتکاف نہ جاویگا دوسرے جماع ومباشرت فاحشہ (بوسہ لینا اور مس کرنا اور
گلے لگنا عورت کے اور جاہئیے فرج کے دن کو یا رات کو عمداً یا سہواً **مسئلہ** ان چیزون
سے اعتکاف باطل ہوتا ہی انزال ہو یا نہ ہو اور سوائے اسکے اور حرکات سی اگر انزال ہو جاوے
تو اعتکاف باطل ہو جاویگا نہیں تو نہیں - اگر فکر کرنے سے یا عورت کیطرف دیکھنے سے منی نکل آوے
تو اعتکاف نہ جاویگا - احتلام سے ہی اعتکاف نہ جاوے گا اگر حاجت غسل کی ہو اور مسجد کے اندر
غسل کرنا بدون آلودہ ہونے مسجد کے ممکن ہو تو مسجد مین غسل کرے نہیں تو باہر جاکر غسل کر آوے
اور یہی وضو کا بھی حکم ہے - تیسرے بیہوشی وجنون اگر بہت روز لاحق رہین تو اعتکاف جاتا رہیگا
ایک روز کے لاحق رہنے سے نہ جاوے گا اور علی ہذا القیاس اگر معتکف دل شدہ اور
بے عقل ہو جاوے اور بہت دن مین اچھا ہو تو بھی اعتکاف جاتا رہے گا اور قضا واجب ہوگی
مسئلہ بات کرنے سے اعتکاف نہیں ٹوٹتا ہے خاموشی کو عبادت سمجھکر چپ رہنا مکروہ
ہے مگر جھوٹھ وغیبت سی اور دیگر زبان کے گناہون سے باز رہنا بڑی عبادت ہی -
مسئلہ جن چیزون سے اعتکاف بذاتہ جاتا ہے اون مین سہواً یا عمداً یا دن
یا رات کی قید نہین ہے مثلاً مسجد سے بلا ضرورت باہر جانا عمداً یا سہواً یا دن کو یا رات
کو جب اور جسطرح نکلیگا اعتکاف جاتا رہے گا اور جن چیزون سے اعتکاف بذاتہ نہین بلکہ
بسبب جاتے رہنے روزے کے جو شرط اعتکاف کی ہے جاتا رہتا ہے اون مین المسئلہ
عمداً وسہواً ودن ورات مین حکم جداگانہ ہے مثلاً کھانے سے اعتکاف بذاتہ نہین
جاتا ہے مگر جب روزہ جاتا رہتا ہے اور روزہ اعتکاف مین شرط ہے اسواسطے وہ
بھی جاتا رہتا ہے اسلئے اوسکے واسطے دن کے بیچ اور حکم ہے اور رات کے سے

اور حکم ہے دن کو اور عمداً ناجائز اور رات کو اور سہواً جائز ہے مسئلہ[۱۲] علم اور ضروری چیز
خرید کرنے کا معتکف کو مضائقہ نہیں الا خرید و فروخت بطور تجارت ممنوع ہے مسئلہ[۱۳]
نکاح کرنے کے لیے باہر جانا اور نکاح کر کے واپس آنا معتکف کے واسطے مفر نہیں مسئلہ[۱۴]
معتکف کو خوشبو لگانا اور سر میں تیل لگانا جائز ہے مسئلہ[۱۵] اگر اعتکاف واجب یعنی نذر
کا اعتکاف جاتا رہے تو قضا واجب ہوگی مسئلہ[۱۶] اگر خاص ایک مہینے کا اعتکاف نذر کا
ہوا اور روزہ ایک روز جاتا رہے تو اوسیدن کے اعتکاف کی قضا کرے اور اگر غیر معین مہینے
کا اعتکاف ہو تو اگر کسی سبب سے درمیان مہینے میں اعتکاف میں فساد آوے خواہ روزے کے
فساد سے یا خود اعتکاف کے مفسدات سے تو پھر از سر نو مہینہ بھر کا اعتکاف کرے
خواہ وہ فساد بلا عذر آجاوے جیسے معتکف مسجد سے باہر جاوے یا جماع کرے یا دن کو کھاوے
یا پیئے یا بلعذر مثلاً بیمار ہو جاوے یا جنون یا حیض ہو جاوے یا بہت دن بے ہوش ہو جاوے
مسئلہ[۱۷] نیت اعتکاف کی زبان سے کہنا چاہیے فقط دل پر کفایت نہ کرنا چاہیے مسئلہ[۱۸]
دو دن یا زیادہ دن کے لفظ جب بولے تو اونکی راتیں بھی شامل ہونگی وعلیٰ ہذا القیاس
اگر دو یا زیادہ راتیں بولی جاویں تو اونکے دن بھی شامل ہونگے الا اگر نیت خاص دن
کی کی ہو تو صرف دنوں کا اعتکاف واجب ہوگا نہ راتوں کا اور اگر صرف راتوں کی نیت
کی ہو تو اعتکاف واجب نہیں ہوگا اور اگر ایک دن کا اعتکاف بولا ہو تو رات نہیں
شامل ہوگی مسئلہ[۱۹] جب دن کے اعتکاف واجب ہوں اور رات شامل نہ ہو
تو اعتکاف لگاتار ضرور نہیں ہے چاہے لگاتار اعتکاف کرے چاہے بیچ میں چھوڑ چھوڑ کے
اور جب رات بھی شامل ہو تو اعتکاف لگاتار واجب ہے مسئلہ[۲۰] جب اعتکاف واجب میں
رات بھی شامل ہو تو اعتکاف رات کو شروع کرنا چاہیے اگر دو دن کے اعتکاف کی نذر
کرے تو قبل غروب آفتاب کے مسجد میں آوے اور رات اور دن اور پھر دوسری رات
اور دوسرے دن رہے اور بعد غروب آفتاب کے مسجد سے باہر جاوے مسئلہ[۲۱] اگر

عید کے اعتکاف کی نیت کرے تو دوسرے دن قضا کرے اور اگر یمین کی ہو تو کفارہ یمین
کا واجب ہوگا اور اگر اعتکاف عید کو کر لیوے تو کافی ہو جائیگا لیکن گناہگار ہوگا مسئلہ ۲۲
اگر کوئی بلا نذر کے اعتکاف کرے اور مسجد سے باہر جاوے تو قضا وغیرہ کچھ واجب نہیں
مسئلہ ۲۳ اگر کوئی خاص ایک دن یا ایک مہینے کی نذر کرے اور اوس سے پہلے اعتکاف
کرے یا مسجد حرام میں اعتکاف کی نذر کرے اور دوسری مسجد میں اعتکاف کرے کافی ہوجائیگا
مسئلہ ۲۴ اگر گذرے مہینے کے اعتکاف کی نذر کرے تو نذر باطل ہے مسئلہ ۲۵ اگر کوئی
اعتکاف یا روزے کی نذر کرے بعدہ مرتد ہو جاوے اور پہر مسلمان ہو جائے تو کچھ اوسپر
واجب نہیں مسئلہ ۲۶ اگر کوئی ایک مہینے کے اعتکاف کی نذر کرے اور بلا اعتکاف مرجاوے
تو وصیت کرے کہ ہر روز کے اعتکاف کی عوض بقدر فطرہ کے اوسکے مال سے فدیہ دیا جائے
اور اگر بلا وصیت مرجائے اور وارث لوگ اوسکے بعد فدیہ دیویں تو بہی جائز ہے مسئلہ ۲۷
اگر مریض ایک مہینے کے اعتکاف کی نذر کرے اور بدون اعتکاف مرجاوے اوسپر کچہ واجب
نہیں ہے اور اگر ایک دن بہی تندرست ہو جائے تو بالکل مہینے کے اعتکاف کیعوض فدیہ دیا جائے

لیلۃ القدر مسئلہ ۱

شب قدر سال بہر کے دنوں سے افضل بلکہ ہزار مہینوں سے بہتر ہے اوسکا تلاش کرنا مستحب ہے
امام ابوحنیفہ کے نزدیک شب قدر رمضان شریف میں ہے لیکن کونسی رات ہے نہایت معلوم
کوئی رات معین نہیں ہے اور صاحبین کے نزدیک جس سے پہلے اور پیچہے
نہیں ہوتا ہے مسئلہ ۲ اگر کسینے اپنے غلام سے کہا کہ تو شب قدر کو آزاد ہے تو اگر رمضان
کے پیشتر کہا ہے تو جب رمضان بہر گذر جائیگا تب آزاد ہوگا اور اگر ایک رات بہی رمضان کی
گذر گئی تہی تب کہا تو جب تک رمضان آئندہ بہی نہ گذرے گا وہ آزاد نہ ہوگا اسواسطے کہ ممکن
ہے کہ شب قدر پہلی رمضان کی رہی رات ہو جو گذر گئی اور شب قدر مکرر نہیں آئی بانی ہا

سال آئندہ ممکن ہے کہ اوس سال شب قدر پچھلی رات رمضان کی ہو اور صاحبین کے نزدیک اگر ایک رات گذری ہی ہو گی تو بھی اوسی سال آزاد ہو جائے گا لیکن فتوے ابی حنیفہ کے قول پر ہے۔

ہلال شوال مسئلہ ۱۴

مسئلہ اگر صرف ایک شخص نے چاند عید کا دیکھا تو خواہ اوسنے گواہی نہین دی یا دی لیکن قبول نہین ہوئی تو افطار نہ کرے اور اگر افطار کرے تو ایک روزے کی قضا واجب ہو گی کفارہ نہین اور اگر اپنے دوست کے سامنے گواہی دی ہو اور اوسنے اوسے سچا سمجھکر افطار کیا ہو اوسپر بھی کفارہ نہین ہے مگر قضا ہے اور اگر صرف امام یا قاضی نے چاند دیکھا ہو تو عید نہ کرے اور نہ کسیکو حکم عید کرنے اور افطار کرنے کا دیوے نہ خفیہ نہ علانیہ مسئلہ ۲ اگر مطلع صاف نہ ہو تو دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتون کی گواہی معتبر ہو گی بشرطیکہ حر ہون غلام اور لونڈی نہ ہون اور لفظ گواہی کی کہین یعنے ہم گواہی دیتے ہین کہ ہمنے چاند دیکھا ہے مسئلہ ۳ اگر دو مرد عادل عید کے چاند کی خبر دیوین اور وہان حاکم اور قاضی نہ ہو تو لوگ افطار اور عید کرین مسئلہ ۴ اس چاند مین بھی دعوے ہونا ضرور نہین ہے مسئلہ ۵ جسپر تہمت کرنے کی حد ماری گئی ہو اوسکی گواہی عید کے چاند کے باب مین بعد توبہ کے بھی قبول نہین ہو گی مسئلہ ۶ اگر مطلع صاف ہو تو گواہی بہت لوگون کی اس چاند کے واسطے بھی ضرور ہے مسئلہ ۷ اگر دوسرے شہر سے اگر دو ہی شخص گواہی دین تو قبول ہو گی۔ مسئلہ ۸ عید الضحی یعنے بقر عید کا بھی وہی حکم ہے جو عید الفطر یعنے عید کا ہے و علی ہذا القیاس دوسرے مہینون کے چاند اگر دو مرد یا ایک مرد دو عورتین عادل جنپر حد تہمت کرنے کی نہ ماریگی ہو گواہی دین تو قبول ہو گی نہین تو نہین مسئلہ ۹

اگر ایک شخص یا دو شخصوں کی گواہی پر لوگون نے روزہ رکہا اور تیس روزے پورے ہو گئے
اور جس روز پورے ہوئے اوس روز عید کا چاند باوجود صاف ہونے مطلع کے نہین دیکہا گیا
تو اونکو افطار اور عید کرنا موافق روایت حسن کے ناجائز ہے اور امام محمد کی روایت کے موافق
جائز ہے اور اسی پر فتوے ہے اور اگر مطلع صاف نہ ہو تو بعد پورے ہونے تیس دن کے
افطار اور عید کرنا جائز ہے بالاتفاق مسئلہ ۱۰ اگر دو مردوں کی شہادت پر رمضان کے
روزے رکہنے کا قاضی نے حکم دیا اور سب نے تیس روزے پورے رکھ لیے اور بعدہ چاند
عید کا نہین دیکہا گیا تب بہی اگر مطلع صاف ہے تو بہی امام ابی حنیفہ سے دو روایتیں ہین الا
روایت افطار اور عید کرنیکی صحیح ہے اور اگر صاف نہین تو بالاتفاق افطار و عید کرنا جائز ہے
مسئلہ ۱۱ اگر چند اشخاص اسطرح کی گواہی دین کہ فلان شہر کے لوگون نے چاند رمضان کا تمہارے
روزے سے ایک دن پہلے دیکہا تہا اور اونہون نے روزہ بہی رکہا تہا اور اونکے حساب سے
آج تیسوین رمضان کی ہے تو اس گواہی پر افطار اور عید کرنا اور اس رات کو تراویح ترک
کرنا جائز نہ ہوگا مسئلہ ۱۲ اگر چند اشخاص قاضی کے حضور مین گواہی دین کہ فلان شہر کے قاضی
کے حضور فلانے دو شخص نے چاند دیکہنے کی گواہی دی اور قاضی مذکور نے اونکی گواہی
قبول کی تو اوس قاضی کو جائز ہے کہ اس گواہی کو قبول کرے مسئلہ ۱۳ اگر شہر والون نے
چاند رمضان کا نہین دیکہا تہا اور روزہ رکہا اٹہائیس روزے اور چاند عید کا ہوا تو اگر شعبان
پورے تیس دن کا گن لیا ہو تو ایک دن کا روزہ قضا کرنا چاہیے اور اگر اونتیس روزے ہو گئے
ہون تب عید کا چاند دیکہا ہو تو ایک ہی روزہ قضا نہ ہوگا اور اگر مطلع چاند رمضان کا نہین
دیکہا۔ چاند شعبان کا بہی نہین دیکہا گیا اور چاند شعبان کا تیس روز کا گنا گیا تہا تو دو
روزونکی قضا لازم ہو جائے گی مسئلہ ۱۴ اگر شہر والون نے چاند رمضان کا دیکہکر اونتیس روزے
رکہے ہون اور ایک مریض نے بوجہ مرض کے روزہ نہ رکہا ہو تو اوسپر قضا اونتیس روزونکی
کی واجب ہوگی اور اگر اوسکو نہین معلوم ہو کہ شہر والون نے اونتیس روزے رکہے یا تیس

تو پورے تیس روزے قضا کرے ✦

مسئلہ ۴ تراویح

تراویح رمضان مین سنت ہے اور خلفائے راشدین نے ہمیشہ یہ نماز پڑہی ہے اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ نہ پڑہنے کا یہ عذر فرمایا کہ اللہ کو یہ نماز بہت پسند ہے اگر مین ہمیشہ پڑہون تو خوف کرتا ہون کہ تمپر فرض ہوجاوے اور تمکو ادا کرنا اوسکا مشکل ہو مسئلہ ۱ تراویح سنت ہے باجماعت رمضان کی راتون کو بعد نماز عشا کے قبل وتر کے مسئلہ ۲ تراویح بیس رکعت دس سلام سے یعنی دو دو رکعت پر سلام کرے یعنی دو رکعت کی نیت کرے اور جب دو سلام سے چار رکعت ادا ہوجاے تو بقدر ترویحہ کے بیٹہنا چاہیے اور یہ پڑہنا چاہیے سُبْحَانَ ذِي الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ سُبْحَانَ ذِي الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِي لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ ٥ اسیطرح ہر چار رکعت کے بعد بیٹہنا اور یہ تسبیح پڑہنا چاہیے اسطرح سے بیس رکعت مین پانچ ترویحہ بجالاے مسئلہ ۳ بعد بیس رکعات تراویح کے وتر بہی جماعت سے پڑہے اور علاوہ رمضان کے وتر جماعت سے مکروہ ہے مسئلہ تراویح مین ایک ختم سننا سنت ہے اور باقی جسقدر ختم ہوسکے بہتر ہے الحمد للہ علی الاختتام والصلوٰۃ والسلام علی خیر الانام وعلے آلہ واصحابہ الکرام فقط ✦

تمت

اشتہار

دُرالفراید یعنی سراجیہ کا ترجمہ - جو امیدواران امتحان وکالت کیلئے ازبس مفید ہے - اسمین فرائض کا ذکر ہے جسکی تشریح نہایت توضیح کے ساتھ کیگئی ہے قیمت صرف ۶/ ہے - ہمارے مطبع مین چہپکر تیار ہوئی ہے جسکو ضرورت ہو خرید فرماوین فقط

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

کتب خانہ جامعہ عثمانیہ

۱- اراکین مجلس اعلیٰ، اعلیٰ عہدہ داران [illegible] ایک ماہ کے لیے [illegible]
پانچ کتابیں [illegible]

۲- اساتذہ [illegible] کتابیں ایک ماہ کے لیے [illegible]

۳- طلبا [illegible] دو کتابیں دو ہفتہ کے لیے [illegible]

۴- مدت مقررہ کے بعد کتاب واپس نہ کی جائے تو [illegible] جرمانہ [illegible]

۵- بشرط موقع کتابیں کرر جاری کی جا سکتی ہیں [illegible]

۶- کتب خانہ کی کتابوں پر [illegible] کتابوں میں کسی قسم کا نشان بنانا ممنوع ہے

۷- کتابیں [illegible] واپس [illegible]

۸- قلمی نسخے اور حوالے کی کتابیں جاری نہیں کی جاتیں فقط